رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۴

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ ۔ ۔ ۔ سے
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہ
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ششماہی ۱۲/۵
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۵/۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۷ جنوری - ۳ فروری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

کارپردازان "اہلحدیث" کی طرف سے ناظرین کرام کو

عید اضحیٰ

مبارک ہو

DELHI

فہرست مضامین

مسلم سے خطاب اور عید کی مبارک ۔ ۔ ص۲
انتخاب الاخبار ص۲ - نبی موعود یعنی وہ نبی ص۳
یوم الفرقان ۱۲- جنوری نہیں ۱۰- جنوری ہے ص۴
تبرکات مرزائیہ ص۴ - فرقہ ناجیہ ۔ ۔ ص۵
نامہ نگار الفقیہ کی خودساختہ فقاہت ۔ ص۶
انبیاء کی پکار ص۷ - تعلیمات نبوی وسیلہ سعادت افروی ص۸
متعہ کی حقیقت ص۹ - ویدوں کے تراجم اور تفاسیر ص۱۰
لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم ۔ ۔ ص۱۲
اباطیل الغالیہ ص۱۳ - ذبح عظیم یا عیدالبقر ص۱۵
عدل ص۱۷ - سوالات از آریہ صاحبان ۔ ص۱۹
تفسیر سورہ کافرون ص۲۰ - مسند امام ابوحنیفہ اور احناف ص۲۱
فتاویٰ ص۲۳ - متفرقات ص۲۵ - ملکی مطلع ص۲۸-۲۶
استہارات ۔ ۔ ۔ ص۲۹-۳۲

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

اعلان تعطیل | اہلحدیث ۳۔ فروری ۱۹۳۹ء بوجہ تعطیلات عیداضحیٰ شائع نہیں ہوگا

حساب دوستاں | اخبار ہذا کے صفحہ ۱۵ پر درج ہے۔ ناظرین ات [illegible] ملاحظہ کریں۔

—— امرتسر [illegible] اس ہفتہ [illegible] بارش ہوئی [illegible] لاہور کے قریب ژالہ باری بھی ہوئی دیگر شہروں میں [illegible] بارش ہوگئی ہے

—— امرتسر شہر میں ۱۵ تا ۲۱ جنوری ۱۹۳۹ء [illegible] بچے پیدا ہوئے اور ۱۳۷ اموات واقع ہوئیں

—— ایک اطلاع [illegible] مطلب کہ ۲۹ [illegible] ۱۶ [illegible] کہ معطلی [illegible]

—— میاں نور اللہ اور دیگر دو ممبر پنجاب یونینسٹ پارٹی سے مستعفی ہوگئے ہیں۔

—— دہلی میں ۲۲ جنوری کو یوم [illegible] کے سلسلہ میں ہندو مسلم فساد ہوگیا تقریباً ۳۹ آدمی زخمی ہوئے

—— راجہ جنگ ضلع لاہور میں سکھوں نے مسلمانوں کو اذان نہ دینے کے لئے حکم امتناعی حاصل کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ سشن جج لاہور کی عدالت میں درخواست پیش کی ہے۔ طرفین کے وکلاء کی بحث ہوچکی ہے۔ فیصلہ ۲۶ جنوری کو ہوگا۔ (قبل ازیں دو دفعہ سکھوں و مسلمانوں کا آپس میں سمجھوتہ ہونے سے مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت مل گئی تھی۔

—— حکومت پنجاب اسمبلی میں ایک بل پیش کرنا چاہتی ہے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسمبلی میں اجلاس کے وقت [illegible] سارجنٹ ایٹ آرمز مقرر کیا جائے تاکہ [illegible] [illegible]

—— لاہور کی شاہی مسجد کی مرمت پر ۱/۲ ۷ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔

—— بھٹنڈہ میں دو من پندرہ سیر ناجائز طور پر افیون پکڑی گئی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ جرمنی نے تمام دنیا کی منڈیوں پر قبضہ کرنے کے لئے ایک سکیم مرتب کی ہے جو عنقریب منظر عام پر آجائے گی۔

—— [illegible] کامیاب ہوگیا [illegible] انقلاب [illegible] برطانیہ [illegible] [illegible] اسلامی [illegible] کا دورہ کریگا۔

—— [illegible] امریکہ ۶۶ ہزار فوج مقرر کریگا۔

مسلم سے خطاب اور عید کی مبارک

[illegible]

مسلم خوابیدہ اب بیدار ہو بیدار ہو مدتوں سے سو رہا ہے کچھ ذرا ہشیار ہو
نیند کی مستیوں سے اب نہ تو سرشار ہو سرزمین ہند کا اٹھ پھر علمبردار ہو

عید قرباں آئی ہے تجھ کو جگانے کے لئے
عروشاں کا راستہ تجھ کو بتانے کے لئے

تھا جہاں [illegible] پڑ ترا سایہ کبھی [illegible] بادشاہوں کو بھی [illegible]
فتح و نصرت ساتھ لیکر سندھ میں آیا کبھی تو نشان [illegible] ہند پر لہرایا [illegible]

کانپتے تھے بحر و بر بھی دیکھ کر تیرا جلال
تھا ثریا سے بھی رفعت میں سوا تیرا کمال

تو وہی ہے لیک تجھ میں جوش ایمانی نہیں جس سے روشن ہو جہاں [illegible] نہیں
ہے تو سب کچھ دل میں لیکن خوف یزدانی نہیں تیرا سینہ اب ضیائے حق سے نورانی نہیں

تابکے یہ نوحۂ غم چھوڑ اب اس کو امام
دوستوں کو عید کا فرحت اثر دیکر پیام

—— اخبارات میں خبر آئی ہے کہ ۲۰ جنوری کو شاہ فاروق والیٔ مصر خلیفۃ المسلمین تسلیم کئے گئے ہیں۔ آپ نے نماز کی امامت بھی کرائی۔ اس وقت یمن کے شیخ الاسلام اور امیر فیصل و معززین مصر موجود تھے۔

مضامین آمدہ | مولوی عبد السلام صاحب مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب محمد رفیع صاحب محضر۔ مولوی ابو البیان محمد عبد اللہ۔ مولوی محمد صاحب منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار۔ عبد الشکور۔

ضروری اطلاع۔ ۳۔ فروری کا پرچہ بوجہ تعطیلات عیداضحیٰ شائع نہیں ہوگا۔

ahmadimuslim.de

Muslim University ... DELHI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۵ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ

نبی موعود!

یعنی

وہ نبی

اس عنوان سے عیسائیوں کی طرف سے ایک اشتہار نکلا ہے۔ جس میں کوشش کی گئی ہے کہ "وہ نبی" والی پیشگوئی اصل موعود سے ہٹا کر غیر موعود پر چسپاں کی جائے اس کے جواب میں یہ نوٹ لکھا جاتا ہے۔

مسیحی مضمون نگار نے اس بحث میں خلط مبحث کیا ہے۔ جس کی تفصیل ہم اس مضمون میں دکھائیں گے مضمون نگار نے تورات کی کتاب استثناء باب ۱۸ سے دو فقرے (۱۸ و ۱۹) نقل کئے ہیں۔ جو یہ ہیں:۔

"میں اُن کے لئے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اُسے حکم دونگا وہی وہ اُن سے کہیگا۔ اور جو کوئی میری اُن باتوں کو جن کو وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سُنے تو میں اُن کا حساب اُس سے لونگا"

(استثناء ۱۸: ۱۸ و ۱۹)

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا"

(استثناء ۱۸: ۱۵-۱۸-۱۹)

اس کے بعد انجیل وغیرہ سے وہ حوالے نقل کئے ہیں جن سے بخیال خود یہ ثابت کیا ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح علیہ السلام کے لئے ہے۔ مگر ان حوالوں میں سے کسی ایک حوالے سے بھی مضمون نگار کا مدعا ثابت نہیں ہوتا وہ حوالجات یہ ہیں:۔

(۱) وہ اسرائیلی ہیں جسم کی رو سے مسیح بھی ان ہی میں سے ہوا۔ (رومیوں ۹ باب کی ۴-۵ آیات)

(۲) یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابراہام۔ (متی ۱ باب کی۔ ۱ آیت)

(۳) یسوع اپنے مقرر کرنے والے کے حق میں دیانتدار تھا جس طرح موسیٰ اسکے گھر میں تھا۔ (عبرانیوں ۳ باب کی۔ ۱-۲ آیات)

(۴) خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے۔ (تیمتھیس ۲ باب کی ۵)

(۵) کوئی بھی میرے وسیلے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا (یوحنا ۱۴: ۶) وغیرہ

کوئی حوالہ بھی مضمون نگار کے دعوی کو ثابت نہیں کر سکتا اصل بحث یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ تورات بابت نبی مثیل موسیٰ اور انجیل یوحنا کی پیشگوئی موسومہ "وہ نبی" کے مصداق حضرت مسیح ہیں یا کوئی اور۔ ہماری تحقیق جو الہامی نوشتوں پر مبنی ہے یہ ہے کہ ان دونوں پیشگوئیوں کے مصداق حضرت مسیح نہیں ہیں۔ حضرت موسیٰ والی پیشگوئی کے مصداق مسیح اس لئے نہیں ہیں کہ عیسائیوں کی الہامی کتاب موسومہ رسولوں کے اعمال میں مسیح کے یوم تشریف بری (دنیا سے چلے جانے) کے بعد اس موعود نبی کا انتظار کیا جاتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ موعود باوجود مسیح کے آجانے کے ابھی آنے والا ہے۔ اعمال کی کتاب کے الفاظ یہ ہیں:۔

"پس توبہ کرو ۱۹ اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں۔ ۲۰ اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے ۲۱ اُس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا۔ ۲۱ اپنی حالت پر آویں۔ ۲۲ کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اُٹھا دیگا جو کچھ وہ تمہیں کہے اُس کی سب سنو ۲۳ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سُنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائیگا۔ بلکہ سب نبیوں نے سموئیل سے لیکے پچھلوں تک جتنوں نے کلام کیا ان دنوں کی خبر دی ہے تم نبیوں کی اولاد اور اُس عہد کے ہو ۲۵ جو خدا نے باپ دادوں سے باندھا ہے جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوینگے۔ ۲۶ تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اُٹھا کے پہلے ۲۹ بھیجا ۳۰ کہ تم میں سے ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے پھیر کے ۳۱ برکت دے"

(رسولوں کے اعمال باب ۳۔ صفحہ ۱۴۶)

اہلحدیث یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ وہ موعود

مطلب بیعیہ نقل ہیں یعنی کہ باوجود مسیح کے تاجانے کے پیش نبی کا الفاظ کیا جاتا ہے۔ اس کا جواب بھی ہامہ نگار نے کچھ نہیں دیا بلکہ اس عبارت کا ذکر ہی نہیں کیا۔ حالانکہ یہ عبارت بحث کے لحاظ بنیادی پتھر ہے۔ نیز الفاظ "وہ نبی" کو بھی نامہ نگار نے بزعم مسیح پر چسپاں کیا ہے۔ ہمارے خیال میں ان کا ایسا کرنا مثال مشہور "مدعی سست گواہ چست" کا مصداق ہے۔ ہم اپنے دعوے کا ثبوت جناب مسیح کے قول سے ہی پیش کرتے ہیں۔ لکھا ہے کہ :-

یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اس یوحنا (یحییٰ) سے پوچھیں کہ تو کون ہے۔ اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ تب انہوں نے اس سے پوچھا تو اور کون ہے کیا تو الیاس ہے اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں۔ (انجیل یوحنا باب کی ۱۹)

اس عبارت میں یوحنا سے تین سوال ہوئے۔

(۱) کیا تو مسیح ہے؟ جواب دیا "نہیں"۔

(۲) کیا تو الیاس ہے؟ جواب دیا "نہیں"۔

(۳) کیا تو وہ نبی ہے؟ جواب دیا "نہیں"۔

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اور وہ نبی اور الیاس یہ تینوں الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ ورنہ مسیح کی نفی سن کر الفاظ "وہ نبی" سے سوال نہ ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ موسیٰ کی پیشگوئی "وہ نبی" کے مصداق حضرت مسیح نہیں ہیں۔ اس کے بعد یہ معلوم کرنا بہت آسان ہے کہ اس کا مصداق کون ہے۔

مسلمانوں اور عیسائیوں میں یہ بات بالاتفاق مسلم ہے کہ حضرت مسیح سے لیکر آنحضرت علیہ السلام تک درمیان میں کوئی نبی یا رسول خدا کی طرف سے نہیں بلکہ آج تک بھی کوئی نہیں آیا۔ جو آیا وہ سب کو معلوم ہے وہ اسرائیل کے بھائیوں میں سے آیا جن کو خاندان اسمٰعیل کہتے ہیں۔ اور اس کے الہامی کلام سے یہ ثبوت ملتا ہے

اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔[1]

یہ آیت اشارۃً بتلا رہی ہے کہ میرا علم حضرت موسیٰ کی مانند ہونے کی وجہ سے تورات کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ مزید وضاحت کے لئے جناب مسیح کا یہ قول بھی سامنے رکھنا چاہیئے جو ممدوح نے اس آنے والے نبی کے حق میں کہا ہے :-

وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائے گا۔

(۱) گناہ سے اسلئے کہ مجھ پر ایمان نہیں لائے۔

(۲) راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔

(۳) عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ (یوحنا ۱۶۔ کی ۸)

اہلحدیث یہ سب اوصاف کس میں پائے گئے۔ کس نے مسیح کے منکروں کو کافر قرار دیا۔ کس نے مسیح کا مرفوع الی اللہ ہونا منوایا۔ کس نے دنیا میں آکر عدالت قائم کی اسی نے اور صرف اسی نے جس کے حق میں یہ شعر صادق ہے

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

(نوٹ) چونکہ یہ مضمون ایک مسیحی اشتہار کا جواب ہے۔ اس لئے یہ بھی بصورت اشتہار الگ شائع کیا جائیگا۔ شائقین تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔

قادیانی مشن

یوم الفرقان ۱۲-جنوری نہیں بلکہ ۱۰-جنوری ہے

اخبار "الفضل" ۱۴-جنوری میں ایک مضمون افتتاحیہ شائع ہوا ہے۔ جس کی سرخی ہے :-

"احمدیت کا یوم الفرقان ۱۲-جنوری ہے"

اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۲-جنوری ۱۸۸۹ء کو ایک اشتہار دیا۔ جس میں مسلمانوں کو ترغیب دی کہ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اس لئے یہ تاریخ یوم الفرقان ہے۔ ہمارے خیال میں یہ دعویٰ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ راقم مضمون نے غالباً قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس میں "یوم الفرقان" کا لفظ آیا ہے۔ پوری آیت یوں ہے :-

اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ

اس آیت میں "یوم الفرقان" کے ساتھ دوسرا جملہ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یوم الفرقان اس دن کا نام ہے جس دن دو مختلف جماعتیں ایک دوسرے کے مقابلے میں آئی تھیں۔ جس کے نتیجے میں ایک جماعت فاتح ٹھیری اور دوسری مفتوح۔ وہ دن جنگ بدر کا دن تھا۔

اگر مرزا صاحب متوفی نے ۱۲-جنوری کو بیعت کا اشتہار دیا تھا تو اس کا نام یوم الفرقان کے بجائے یوم دعوت ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یوم الفرقان میں دو جماعتوں کا باہمی مقابلہ ہو کر فاتح اور مفتوح کے درمیان کھلا امتیاز ہونا ضروری ہے۔ اس قرآنی تصریح کے مطابق واقعات کی رو سے ۱۰-جنوری کا دن یوم الفرقان ہونا چاہیئے جس کی تفصیل یہ ہے کہ

مرزا صاحب متوفی نے کتاب اعجاز احمدی ۱۹۰۲ء میں شائع کی جس کے متعدد مقامات میں مجھے دعوت دی کہ میں قادیان پہنچ کر ان کی پیشگوئیوں کی پڑتال کروں اور پیشگوئیوں کے غلط ہونے کی صورت میں فی پیشگوئی سو روپیہ انعام بھی رکھا جن کی مقدار پندرہ ہزار روپیہ ہوتی ہے اور اپنے ایک لاکھ مریدوں سے (یہ تعداد ان دنوں تھی) فی کس ایک روپیہ کل مجموعہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ باوجود اس علم کے کہ مرزا صاحب کے سب انعامات اکبر بادشاہ کے روحانی گھوڑوں کی طرح روحانی فیض ہوتے ہیں از قسم مادیات نہیں ہوتے ہیں۔ ۱۰-جنوری

[1] لوگو! جس طرح ہم نے فرعون کی طرف موسیٰ کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا تمہاری طرف بھی (حضرت محمد صلعم کو) رسول بنا کر بھیجا ہے جو قیامت کے دن تمہارے متعلق گواہی دے گا

ahmadimuslim.de

سنہ ۱۹۰۳ء کو مع اپنے مخلص احباب کے قادیان پہنچ گیا اور جاتے ہی مندرجہ ذیل عریضہ مرزا صاحب کی خدمت میں بھیجا :-

"بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

خاکسار آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی ص۱۱ و ص۲۳ قادیان میں اس وقت حاضر ہے جناب کی دعوت کے قبول کرنے میں آج تک رمضان شریف مانع رہا۔ ورنہ اتنا توقف نہ ہوتا میں اللہ جلشانہ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہیں۔ چونکہ آپ (بقول خود) ایک ایسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز و مامور ہیں جو تمام بنی نوع کی ہدایت کے لئے عموماً اور مجھ جیسے مخلصوں کے لئے خصوصاً ہے۔ اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع میں آپکی پیشگوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں۔ میں مکرر آپ کو اپنے اخلاص اور صعوبت سفر کی طرف توجہ دلاکر اسی عہدہ جلیلہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور ہی موقع دیں۔"

راقم :- ابوالوفا ثناء اللہ۔ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

بوقت ۷ بجے دن کے۔"

اس کا جواب (ایک دفعہ زیر سرکردگی مولوی سرور شاہ) لے کر میرے ڈیرے پر آیا۔ جس میں میری درخواست کو مرزا صاحب نے مسترد کردیا۔ یہ پوری خط و کتابت رسالہ "الہامات مرزا" میں درج ہے۔ یہاں مجھے اس امر کا بیان کرنا مقصود ہے کہ ۱۰ جنوری ہی ایسا دن تھا جس میں دو مختلف جماعتیں قادیان میں جمع ہوئی تھیں اس روز اہل حق کو نمایاں فتح حاصل ہوئی۔ یعنی اہل حق فریق ثانی کے چیلنج کرنے پر ان کے دار الحکومت میں پہنچ کر ان پر حملہ آور ہوا جس کے نتیجے میں اہل باطل ... مقابلہ ... جس ... یہ ...

تبرکات مرزائیہ

آج کل قادیانی اخباروں میں مرزا صاحب کے تبرکات جمع کرنے کی تحریک ہورہی ہے۔ ان تبرکات میں ہر قسم کی چیزیں لی جاتی ہیں۔ کپڑے کا ٹکڑا ہو یا جوتی کا تسمہ۔ داڑھی یا سر کے بال ہوں یا منی آرڈر کوپن پر دستخط سب چیزیں جمع کی جارہی ہیں۔

ہم نے لکھا تھا کہ ہمارے پاس بھی مرزا صاحب کا ایک تبرک ہے۔ یعنی آپ کے دستخط جو ہمارے خط مرقومہ ۱۰ جنوری کے جواب میں ایک رقعہ پر ثبت ہیں قادیانی دوست اگر چاہیں تو اس کا اصل یا فوٹو ہم سے لے سکتے ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ انہوں نے ہمارے پیش کردہ تبرک کو طلب نہیں کیا۔ ہمارا گمان ہے کہ اس وجہ سے طلب نہیں کیا ہوگا کہ چونکہ یہ تبرکات قادیان میں کسی نمائش کے موقع پر پیش کئے جائینگے اور ہر تبرک کے ساتھ ایک چٹ پر اس شخص کا نام مرقوم ہوگا جس سے وہ تبرک وصول ہوا ہوگا۔ ہمارے تبرک کی چٹ پر عبارت یوں ہوگی :-

یہ دستخط اس منشور گرامی پر ہیں جو مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کے جواب میں حضرت صاحب کی طرف سے ۱۰ جنوری کو لکھا گیا تھا جبکہ وہ حسب دعوت حضرت اقدس قادیان میں پہنچے تھے۔

اس عبارت سے ناظرین کا تصور دور دراز کے واقعات تک پہنچیگا۔ پہلے تو وہ اس خط و کتابت کی تلاش کرینگے اسکے بعد ان کا تصور میرے نام کی وجہ سے مرزا صاحب کے آخری فیصلے تک جا پہنچیگا۔ کیونکہ اہل منطق کا قول ہے لا حجر فی التصور (تصور میں کوئی روک ٹوک نہیں) غالباً یہی تخیل اہل قادیان کو میرا تبرک لینے سے مانع ہوا ہوگا۔

مرزا صاحب کا یہ تبرک پیش کرنے میں مجھے جو طمع تھی میں اس شعر میں اس کا اظہار کرتا ہوں ؎

ثناخوانوں کو تیرے شرخ پہ گر کندہ کیا جوتا
چھپانا ذکر ... ہوتا تیرا ... جہاں جوتا

فرقہ ناجیہ!

قادیانی اخبار "الفضل" نے دعویٰ کیا تھا کہ فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے۔ کیونکہ یہ جماعت ایک امیر کے ماتحت ہے۔ اس کا جواب ہم نے اہلحدیث ۳۰ دسمبر میں دیا تھا کہ صرف ایک امیر کے ماتحت ہونے سے کوئی جماعت فرقہ ناجیہ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ قادیانی جماعت جس قدر اپنے امیر کی تابعدار ہے اس سے بڑھ کر آغاخانی جماعت سر آغاخان کی تابعدار ہے پھر کیا قادیانی جماعت آغاخانیوں کو فرقہ ناجیہ ماننے کے لئے تیار ہے؟

الفضل ۶ جنوری میں اس کا جواب نکلا ہے جس میں آغاخانیوں کی تنظیم کو تسلیم کرکے ان کے فرقہ ناجیہ نہ ہونے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اشاعت اسلام کرنا ان کا مقصد نہیں ہے۔ اس لئے یہ جماعت فرقہ ناجیہ نہیں ہے۔

جواب یہ ہے کہ ایسا کہنا ناواقفی پر مبنی ہے۔ کیونکہ سر آغاخان اپنے (مزعومہ) اسلام کی اشاعت میں جتنے سرگرم ہیں اتنے قادیانی بھی نہیں۔

گذشتہ تحریک شدھی کے دنوں میں سر موصوف نے بمبئی میں ایک ختنہ خانہ کھول دیا تھا جس میں روزانہ ان کے دو تین سو مریدوں کا ختنہ کرایا جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ کھلم کھلا مسلمان کہلانے لگے سر آغاخان کی یہ سعی بلیغ دیکھ کر سوامی شردھانند نے ایک لیکچر میں کہا تھا کہ

سر موصوف کا مقابلہ کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔

اسی طرح بوہروں کا امام بھی اپنی حیثیت میں خوب اشاعت اسلام کررہا ہے۔ ہاں یہ دونوں گروہ یورپ میں پروپیگنڈا نہیں کرتے۔ جیسے قادیانی کرتے ہیں کہ مگوں مار کر شیر بنتے ہیں۔

حقیقت مرزائیت۔ تحریک مرزائیت اپنے اصلی رنگ میں قیمت ... الحدیث امرتسر

بریلوی مشن

نامہ نگار "الفقیہ" کی خود ساختہ فقاہت

(مرقومہ مولوی عبد العزیز صاحب از کوٹلی لہاراں مغربی)

ناظرین کرام! اخبار الفقیہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۴۵ء میں احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے بشیر کوٹلوی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں کس جرأت اور جسارت سے ناظرین الفقیہ کو بہکانے کے لئے تصویر کا ایک رُخ دکھایا گیا ہے۔ شروع مضمون میں لکھتے ہیں کہ

وہابیوں کے نزدیک جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ اور نبی علیہ السلام کا خود مختار ہونا بزعم خود ثابت کرتے ہیں۔

لیکن ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ اگر تم نبی علیہ السلام کو ایک طرف حاجت روا مشکل کشا سمجھتے ہو تو دوسری طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ مولا مشکل کشا کا وظیفہ پڑھ رہے ہو۔ ذرا آگے بڑھیے تو ۲۱۔ نومبر کے الفقیہ میں حضرت جیلانی کو پکارنے والا بچ جائے اور خدا کو حاجت روا سمجھنے والا لٹ جائے" لکھ دیا۔ ادھر ۱۴۔ دسمبر کے الفقیہ میں خدا اور پیر عبد القادر میں کوئی فرق باقی نہ رہنے دیا۔ نہ کیڑے کو خدا زندہ کر سکا اور نہ ہی پیر جیلانی ٹانگ جوڑ سکا۔ بس قصہ ختم۔ دراصل ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کو ایک معمولی چیز سمجھ رکھا ہے جو کہ مخلوق کی بغیر اجازت کے ذرہ برابر بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ اور جب ان کی ایسی واہی تباہی ذٹلیات بناوٹی کہاوتوں کی تردید کی جائے تو سوائے بدزبانی کے ان سے اور کچھ جواب بن نہیں سکتا۔ نبی علیہ السلام کے علاوہ جب دیگر بزرگ بھی مشکل کشا حاجت روا ہیں تو حضور علیہ السلام میں کس دلیل سے خصوصیت ہوگی۔

پھر لکھتے ہیں کہ

حضور علیہ السلام نے اس شخص کو کہ جس پر روزہ عمداً توڑ دینے کا کفارہ عائد ہوتا تھا۔ اپنے خیر سے صدقہ کرنے کے حضور نے اس کو خود ہی صدقہ استعمال کر لینے کا حکم فرمایا اور حضور نے اپنے اختیار سے اس شخص کو مخصوص فرما لیا۔

جناب والا! یہ جو آپ نے اپنی طرف سے اختراع کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے اختیار سے مخصوص فرما لیا یہ کونسی آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے۔ اگر یہ الفاظ کسی حدیث میں موجود ہیں تو ہمیں بھی دکھا دیں۔

اور اس واقعہ سے حضور کا اختیار سمجھ لینا یہ محض غلط اور خلاف قرآن و حدیث ہے۔ کیونکہ جب یہ مسلمہ چیز ہے کہ وحی خفی اور جلی دو قسم حضور علیہ السلام پر نازل ہوتی تھی۔ اب چاہے تین نمازوں کے معاف کر دینے کا واقعہ ہو یا عمداً روزہ توڑ دینے سے خود ان کو صدقہ کھلا دینے کا قصہ۔ ہر دو حدیثوں سے یہ الفاظ ثابت کرنا بشیر کوٹلوی کا اخلاقی فرض ہے کہ حضور نے اپنے اختیار سے ایسا کیا تھا۔

یاد رکھو قرآن مجید کا فیصلہ اٹل ہے۔ حدیث کا ارشاد برحق ہے۔ نبی علیہ السلام ہرگز اپنی رائے سے احکام الٰہی (امور دین) میں رد و بدل نہیں فرمایا کرتے تھے کیونکہ قرآن شریف میں متعدد مقامات پر اس امر کو واضح الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ نبی وحی کے تابع ہوا کرتا ہے۔

چنانچہ نبی علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:۔

(۱) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى (پ ۲۷۔ نجم) ہمارا نبی امور دین میں بجز ارشاد باری کے خود نہیں بولتا۔

(۲) ان اتبع الا ما یوحیٰ الی (پ) نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی کی گئی ہے طرف میری۔

(۳) [illegible] ان عصیت [illegible] (پ)

تحقیق میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں میں اپنے رب کی

(۴) وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحٰى إِلَيَّ مِنْ رَبِّي (پ ۹ اعراف) جب نہیں لاتا تو ان کے پاس نشانی کہتے ہیں کیوں نہ خود بنا لایا تو اس کو کہہ دو سوائے اس کے نہیں میں پیروی کرتا ہوں اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میری۔

پس ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام اپنے اختیار سے کسی چیز کو حلال و حرام جائز و ناجائز نہیں فرماتے تھے تاوقتیکہ خدائی حکم بذریعہ وحی خفی یا جلی نہ آجاتا۔ کئی ایک واقعات حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی ایسے پیدا ہوئے۔ مثلاً شہد کا کھانا موقوف فرما دینا یا عبد اللہ بن ابی بن سلول کا جنازہ پڑھنے جانا وغیرہ ایسے واقعات کے پیدا ہونے کی بھی خاص وجہ یہی ہے کہ وہ لوگ جو حضور کے متعلق خلاف قرآن و احادیث صحیحہ یہ عقیدہ رکھیں گے کہ حضور اپنے اختیار سے کم و بیش کرتے تھے انہیں پتہ چل جائے کہ نبی کو اس بات کا اختیار نہیں کہ کسی دینی امر میں اپنی رائے کو دخل دے۔

اب باقونی مجبوں کا فرض ہے کہ قرآن پاک کی ان آیات کے مطابق حضور علیہ السلام کو خدا کے حکم کا تابع اور مطیع سمجھیں۔ پس ہمارا تعلق اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جو بجز اپنے محبوب حقیقی کے ارشاد کے خود گفتگو فرماتے ہی نہیں تھے بلکہ ہر حرکات و سکنات گفتار و کردار اپنے آقا و مولا کی مرضی کے مطابق کرتے تھے۔ ان رسمی حنفیوں کو احمد مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کیا غرض۔ ان کا احمد بریلی میں ہوگا یا مشہد میں ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلا
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

نور محمدی۔ [illegible] بدعت [illegible] اور قوالی کو جائز سمجھتے ہیں۔ [illegible] قرآن [illegible] حدیث شریف [illegible]

(عبادت القرآن۔ مصنفہ مولانا [illegible] جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] مکمل [illegible] دفتر اہلحدیث)

انبیاء کی پکار بدرگاہ کردگار

قابل توجہ محبان مزار

حضرات انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم ہر وقت اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے اور اللہ تبارک کو پکارتے رہے۔ سوائے اسی ذات پاک کے اور کوئی ملجا و ماویٰ نہ جانتے تھے۔ اور یہی سکھاتے سمجھاتے رہے کہ ہمارے ماننے والوں کا یہی طریقہ ہونا چاہئے۔ جو ہم کر رہے ہیں کہ اون کا سوائے واحد خدا کے کوئی سہارا نہ ہو کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی سے پناہ طلب نہ کریں اور نہ کسی سے کچھ مانگیں اور جو کچھ مانگیں صرف اسی واحد خدا سے طلب کرتے رہیں۔ اب جو لوگ انبیاء علیہم السلام کے راستہ پر چل رہے ہیں یعنی موحد ہیں شرک نہیں کرتے وہ جاہلوں اور نا اہلوں میں وہابی کے لقب سے یاد کئے جا رہے ہیں اور جو لوگ اپنے باپ دادا پردادا اور جاہل پیروں اور بے دین قبر پرست ملاؤں کے بتائے ہوئے غلط راستہ پر جا رہے ہیں وہ صوفی ہیں۔ اہل سنت ہیں اور محب انبیاء و اولیاء ہیں۔

صحیح راستہ انبیاء صلوات اللہ علیہم کا وہ ہے جو قرآن کریم و فرقان حکیم نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ یہ حضرات توحید سکھانے کو دنیا میں تشریف لائے اور بڑی مشکل سے اس کام کو سرانجام دیا اور نمونہ دکھا کر رخصت ہوئے۔ آج ہم ان حضرات کی توحید پرستی قرآن کریم سے نقل کر کے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہدایت کا مالک ہے۔ وہ ہادی ہے جسے چاہے ہدایت دے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَکَشَفْنَا مَا بِہٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰہُ اَھْلَہٗ وَمِثْلَھُمْ مَّعَھُمْ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِکْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ (انبیاء۔ پارہ ۱۷)

(ترجمہ) اور ایوب علیہ السلام کو ہدایت دی

جس وقت پکارا اوس نے رب اپنے کو کہ تحقیق مجھ (ایوب) کو پہنچی ہے ایذا (تکلیف) اور تو (اللہ) بہت مہربان ہے مہربانی کرنے والوں سے۔ پس قبول کیا ہم (اللہ) نے واسطے اوس (ایوب) کے پس کھول دیا ہم (اللہ) نے جو کچھ ساتھ اوس (ایوب) کے تھی ایذا (تکلیف) اور دی ہم (اللہ) نے اوس (ایوب) کو اولاد اسکی اور مانند اون کے ساتھ اون کے مہربانی اپنی طرف سے اور نصیحت واسطے عبادت کرنے والوں کے۔

ف :۔ حضرت ایوب کو حق تعالیٰ نے دنیا میں سب طرح سے آسودہ رکھا تھا کھیت اور مویشی اور لونڈی غلام کماتے اور اولاد صالح اور عورت موافق مرضی۔ اور بڑے شکر گزار تھے۔ پھر اون پر ابتلا آئی۔ کھیت جل گئے مویشی مر گئے اور اولاد اکٹھی دب مری، دوستدار الگ ہو گئے بدن میں آبلے پڑ کر کیڑے پڑ گئے۔ ایک عورت رفیق رہی جیسے نعمت میں شاکر تھے ویسے بلا میں صابر رہے۔ ایک قرن کے بعد یہ دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد مری ہوئی جلائی اور نئی اولاد دی اور زمین سے چشمہ نکالا اوسی سے پی کر اور نہا کر چنگے ہوئے اور سونے کی ٹڈیاں برسائیں اور سب طرح درست کر دیا۔ لہ الحمد!

ایک اور قصہ سنئے!

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْہِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُــْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (ایضاً حوالہ)

(ترجمہ) اور مچھلی والے (حضرت) یونس (علیہ السلام) کو جس وقت گیا غصہ کھا کر پس جانا یہ کہ ہرگز نہ تنگ پکڑیں گے ہم اوپر اوس کے پس پکارا بیچ اندھیروں کے یہ کہ نہیں کوئی معبود (لائق عبادت) مگر تو (اللہ) اور پاکی ہے تجھ (اللہ) کو تحقیق میں تھا ظالموں سے۔ پس قبول کیا ہم اللہ نے واسطے اوس (یونس) علیہ السلام کے اور نجات دی ہم (اللہ) نے اوس (یونس) کو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم (اللہ) ایمان والوں کو۔

ف :۔ حزقیل کے یاروں میں تھے یونس علیہ السلام بڑے شوق میں عبادت کے اور دنیا سے الگ حکم ہوا کہ ان کو بھیجو شہر نینوا میں مشرکوں کو منع کریں بت پوجنے سے اور غیر اللہ کی پرستش سے۔ یہ خفا ہو کر گئے۔ راہ میں ندی آئی۔ ایک بیٹا کنارے پر چھوڑا ایک کندھے پر لیا۔ عورت کا ہاتھ پکڑا ندی میں۔ جب پانی نے زور کیا عورت کا ہاتھ چھوٹ گیا اس کے تھامنے سے کندھے سے لڑکا پھسل پڑا۔ گھبراہٹ میں دونوں گئے۔ کنارے آئے دوسرے لڑکے پاس۔ اوس کو بھیڑیا لے گیا جب اوس شہر میں پہنچے سرداروں سے پیغام اللہ کا دیا وہ ٹھٹھے کرنے لگے۔ ایک مدت رہے۔ آخر خفا ہو کر بددعا کی عذاب کی اور آپ نکل گئے۔ تیسرے دن عذاب آیا شہر کے سب لوگ جنگل میں نکلے اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ کی اور رو رو نے بت سارے توڑ ڈالے عذاب ٹل گیا۔ آپ قوم اور شہر کو چھوڑ کر کسی طرف چل کھڑے ہوئے ایک کشتی پر سوار ہوئے۔ کشتی بیچ میں جا کر ٹھیر گئی نہ آگے جاتی نہ پیچھے آتی۔ کسی نے کہا اس کشتی میں بھاگا ہوا غلام ہے۔ آپ نے فرمایا بھاگا ہوا غلام میں ہوں۔ کسی نے نہ مانا۔ آخر قرعہ اندازی کی گئی۔ قرعہ آپ کے نام پڑا۔ آخر آپ کو دریا میں ڈال دیا گیا۔ مچھلی نے آپ کو نگل لیا۔ مچھلی کے پیٹ میں حضرت نے اپنے رب کو پکارا اوسی وقت ذات پاک فریاد کو پہنچی۔ مچھلی کو حکم دیا کہ اگل دے۔ اوس نے آپ کو دریا کے کنارے پر ڈال دیا۔ وہاں ایک بیل نے چھا کر چھاؤں کی اور ہرنی نے دودھ پلایا۔ جب قوت پائی تو حکم ہوا کہ اوسی قوم میں پھر جا وہ لوگ آرزو مند تھے راہ دیکھتے۔ ان کی عورت کو بچے پیدا ہوئے۔ بھیڑیئے سے لوگوں نے اون کو چھڑا لیا تھا۔ جب آپ شہر میں گئے

فرمایا ہے وہی مسئلہ ہوا ہے۔ آپ کی بہت عزت ہوئی اور خوش ہوئے۔

پھر آیت ملاحظہ فرمائیے :۔

وَ زَكَرِيَّا إِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۔ (حوالہ مذکور)

(ترجمہ) اور ہدایت دی ہم (اللہ) نے ذکریا (علیہ السلام) کو جس وقت پکارا اوس (ذکریا علیہ السلام) نے پروردگار اپنے کو۔ اے پروردگار میرے مت چھوڑ مجھ (ذکریا) اکیلا۔ اور تو (اللہ) بہتر وارثوں کا ہے پس قبول کیا ہم (اللہ) نے واسطے اوس (ذکریا) اور دیا ہم (اللہ) نے اوسکو یحییٰ۔ علیہ السلام اور درست کر دیا ہم (اللہ) نے واسطے اوس کے عورت اوسکی کو تحقیق وہ تھے جلدی کرتے بیچ بھلائیوں کے اور پکارتے تھے ہم (اللہ) کو رغبت سے اور ڈر سے اور تھے (یہ لوگ) واسطے ہمارے عاجزی کرنے والے۔

ف :۔ لوگ کہتے ہیں جو کوئی اللہ کو پکارے توقع سے یا ڈر سے وہ محب صادق نہیں۔ یہاں سے اوس کی غلطی نکلی۔ و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

(کمترین محمد عبد الرحیم از بہاول پور۔ ریاست)

تعلیمات نبوی وسیلہ سعادت اخروی

(از قلم مولانا ابو طیب عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ ۲۳۔ س الزمر)

بھلا جو شخص رات کی گھڑیوں میں عبادت خداوندی میں لگا رہتا ہے کبھی سجدہ کر رہا ہے اور کبھی کھڑا ہے آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی مہربانی کی امید (بھی) رکھتا ہے (ایسا فرمانبردار شخص کافر نافرمان کے برابر ہو سکتا ہے) تو کہہ دے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے (عالم اور جاہل) دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رات کے اوقات میں عبادت خداوندی میں لگے رہنے سجود و قیام کرنے اور نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ نیز عذاب و احوال آخرت سے ڈرنے اور رحمت خداوندی کی رجاء و توقع رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت طیبہ اور تعلیمات حسنہ پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان بزرگوں نے اس ارشاد خداوندی پر عمل پیرا ہو کر سعادت دارین اور فلاح ابدی و رضاء خداوندی حاصل کرنے کی کیسی جان توڑ اور انتھک کوششیں کی ہیں۔

جماعت کی مصاحبت و حمایت۔ سنت کی پیروی مساجد کی آبادی۔ قرآن کریم کی تلاوت اور جہاد۔ مسلمانوں کی مایہ ناز اور طرۂ امتیاز طاعات تھیں اب ان اعمال میں سے اکثر مہجور و متروک ہو گئے۔ لیکن اللہ سے امید ہے کہ وہ اپنے فضل سے ایسے افراد پیدا کرے جو ان کو زندہ کر کے صحابہ و تابعین اور سلف صالحین کا نقشہ پیش کریں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے اکل و شرب نشست و برخاست رفتار و گفتار، کردار و اطوار، غرض سب چھوٹے بڑے کاموں میں اور ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت کو پیش نظر رکھے اور ہمیشہ ان کا لحاظ رکھے خلاف سے بچتا رہے۔ یہی اصل سعادت اور ظفر و کامیابی کی کنجی ہے۔ میں اس جگہ چند حدیثیں پیش کرتا ہوں جن میں رات کے وقتوں میں ذکر الٰہی اور عبادت خداوندی کی فضیلت اور ترغیب وارد ہے۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔

جب کوئی شخص اپنے بستر پر سونے کے لئے آئے اور باوضو ہو (اور اگر وضو نہ ہو تو نماز کی طرح وضو کرے) پھر دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھے اور اسکو اپنے سب کلام کے آخر میں پڑھے تو اگر اسی رات کو مریگا تو اس کی موت اسلام پر ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَ لَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَ نَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

(ترجمہ) یا اللہ میں نے اپنا نفس تجھ کو سونپ دیا اپنا منہ تیری طرف متوجہ کر دیا اور اپنا کام تیرے حوالہ کر دیا اپنی پیٹھ تیری طرف لگا دی تیری رحمت کی طرف رغبت کر کے اور تیرے عذاب سے ڈر کر (میں نے یہ سب کام کئے) تجھ سے کہیں پناہ اور بچاؤ نہیں مگر تیرے پاس۔ میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بھیجا۔ بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ (ترغیب ترہیب عن البراء بن عازب)

(۲) حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ قل یا ایھا الکفرون پڑھ کر سویا کر۔ اس سورت میں شرک سے برأت اور علیحدگی ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ترغیب)

(۳) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو بیدار ہو اور یہ کلمات کہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

تفسیر واضح البیان ... از مولانا ابو محمد ... (۲۸) قرآن مجید کی عظیم الشان تفسیر ... قیمت ... مجلد ...

کبھی یا اور کوئی دعا کرے تو وہ مقبول ہو گی۔ اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو وہ نماز قبول ہو گی۔ (بخاری۔ ابوداؤد ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ (ترغیب ترہیب)

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ماہ رمضان کے بعد تمام روزوں سے افضل اللہ کے خاص مہینہ محرم کا روزہ ہے۔ اور نماز فرض کے بعد تمام نمازوں سے فضیلت والی نماز رات کی نماز ہے۔ (یعنی تہجد) (مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن خزیمہ)

(۵) ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جنت میں ایسے ایسے بالاخانے ہیں کہ ان کے ظاہری (اوپر کے) حصے باطن سے نظر آتے ہیں اور باطنی (اندرونی) حصے باہر سے دکھائی دیتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے مہیا کرایا ہے جو (عام طور پر اللہ کے لئے) کھانا کھلاتے ہیں اور سلام کو پھیلاتے ہیں اور رات کو نماز پڑھتے ہیں جبکہ اور لوگ سوئے ہوتے ہیں۔

(رواہ ابن حبان)

(۶) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ (بیہقی)

قیامت کے دن تمام لوگ ایک زمین پر اکٹھے کئے جائینگے پھر ایک پکارنے والا پکار کر کہیگا وہ لوگ کدھر ہیں جن کے پہلو بستروں سے (راتوں کو) جدا ہو جایا کرتے تھے (اللہ کی عبادت اور نماز کے لئے) پس وہ اٹھ کھڑے ہونگے اور وہ تھوڑے لوگ ہونگے پس وہ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

مسلمانوں کی نظروں میں اہم ترین اور عظیم الشان اور بزرگ ترین کام نماز کا قائم کرنا اور نفل و سنن نماز تہجد وغیرہ پر عامل ہونا خوشی اور پابندی کے ساتھ ان کو بجا لانا اور ہمیشہ ادا کرتے رہنا تھا۔ اسی کو گران قدر سرمایہ اور متاع گرانمایہ جانتے تھے اور جان سے زیادہ عزیز و محبوب سمجھتے تھے۔ صحابہ اور تابعین و سلف صالحین کے کارنامہ کا نہایت صحیح نقشہ کسی عارف نے اشعار میں کھینچا ہے ؎

مسجد میں سر بسجدہ پڑے ہیں زمیں پر
میدان میں ڈٹے ہوئے گھوڑوں کی زیں پر
فرقِ نیاز فرشِ زمیں پر پڑا ہوا
ہمت کا پاؤں عرشِ بریں پر گڑا ہوا

مگر افسوس کہ اس دور الحاد نے ہم سے یہ تمام خوبیاں سلب کر لیں۔ حتیٰ کہ ہمیں عاقبت اور مآل سے بھی غافل کر دیا۔ ہم اپنے فرائض کو بھی بھلا بیٹھے۔ زمانہ کی ایجاد اور عیش پرستی نے ثواب کے کاموں سے ہٹا کر معصیت اور گناہ کے کاموں پر لگا دیا۔ رات کو عبادت خداوندی ذکر الٰہی اور اس ذات بے نیاز سے عجز و نیاز اور سوز و ساز کی باتیں کرنے، رحمت خداوندی لوٹنے، مغفرت و بخشائش الٰہی سے دامنِ مقصود بھرنے کے بجائے تھیٹر و سنیما وغیرہ مخرب اخلاق محرقِ دین و ایمان کاموں کا خوگر اور دلدادہ بنا دیا۔ کاش! مسلمان اب سے اپنی عاقبت و مآل اور مستقبل و حال پر غور و تدبر کریں اور اپنی تقصیر و خطا اور افراط و تفریط پر نادم و پشیمان ہوں۔ اور اپنے اخروی نقصان و خسارہ کی تلافی و تدارک کے لئے قدم راسخ اٹھائیں ——— اس آیت مذکورہ میں اشارہ ہے کہ علم کے لئے عمل ضروری ہے اور جو عالم عمل نہ کرے وہ گویا عالم ہی نہیں ہے۔ پس علماء کے حق میں عمل کی اور زیادہ تاکید نکلی۔ واللہ الموفق!

متعہ کی حقیقت

(از ابو المحمود ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی)

سابقہ پرچہ میں ایک مضمون شیعوں کے افسانے درج ہوا ہے جس میں قابل مضمون نگار نے ایک ایسا نسخہ شیعہ کتب سے ہی تحریر کیا ہے۔ جس کو استعمال کرنے سے ایک شیعہ کا درجہ رسولِ خدا کے برابر ہو سکتا ہے۔ اس نسخہ کا قیمتی جز متعہ ہے آج کے مضمون میں متعہ کی حقیقت مفصل بیان کی گئی ہے۔ (مدیر)

متعہ کے لغوی معنے نفع و فائدہ کے ہیں۔ الاستمتاع فی اللغۃ الانتفاع وکل من انتفع بہ نھو متاع اور شیعوں کی شرعی اصطلاح میں جب ایک شیعہ مرد کسی شیعہ عورت کو مقررہ وقت کے لئے اور مقررہ اجرت کے عوض مجامعت کی خاطر ٹھیکہ پر لے تو اسے متعہ کہتے ہیں۔ اِنَّمَا ھِیَ مُسْتَاجِرَۃٌ (کافی جلد ۲ کتاب اول صفحہ ۱۱۹) تحقیق متعہ عورت ٹھیکہ کی چیز ہوتی ہے متعہ اور زنا میں کل مراحل یکساں ہیں۔ سوائے اس کے کہ زنا میں صیغہ متعہ نہیں پڑھا جاتا کہ عورت کہتی ہے متعتك نفسي۔ میں نے اپنے نفس کو تیرے متعہ میں دیا۔ اور مرد کہتا ہے قبلتك میں نے قبول کیا۔ (جامع عباسی صفحہ ۱۳۵) ورنہ مندرجہ ذیل موازنہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ متعہ اور زنا میں کچھ بھی فرق نہیں ہے۔

(۱) زنا میں خرچی پیشگی دی جاتی ہے اور متعہ میں اجرت پیشگی (تنبیہ المنکرین صفحہ ۲۹) کیونکہ مابعد کا دعویٰ عدالت میں ممنوع سماعت ہے اس لئے کہ یہ معاوضہ معاہدہ ناجائز ہے۔

(۲) زنا میں خرچی کا تعین نہیں اور متعہ میں بھی نہیں ایک مٹھی گندم [(کف من بر) یا ایک لقمہ طعام (کف من طعام) کافی جلد ۲ کتاب اول صفحہ ۱۹۲]

ahmadimuslim.de

ہے کہ تعداد اور رقم تک بھی ہو سکتا ہے۔ دونوں صورتوں میں مرد کی حیثیت و حوصلہ پر اس کا انحصار ہے

(۳) زنا کے لئے تعین وقت ضروری ہے اور متعہ بھی اس کے بغیر ناجائز ہے۔ اگر میعاد گھڑی گھنٹہ کی رو سے معین نہ ہوگی تو متعہ باطل ہے۔ (جامع عباسی ص ۱۳۵) خواہ وقت ایک گھڑی گھنٹہ سے لیکر ایک ماہ یا ایک سال ہو مرد کی فرصت و حیثیت اس امر کا فیصلہ کرسکتی ہے۔

(۴) زنا میں بھی تنہائی اور پوشیدگی ضروری ہے اور متعہ کے لئے بھی اشتہار و اعلان کی ضرورت نہیں (تہذیب الاحکام باب النکاح) لیس فی المتعہ اشتہار والاعلان۔

(۵) زنا چونکہ فعل غیر شرعی ہے اس لئے عورتوں کی تعداد کی قید شرعی طور پر عبث فعل ہے خواہ ایک مرد ایک وقت میں دس عورتوں سے زنا کرے۔ اسیطرح متعہ میں بھی اس قسم کا کوئی تعین نہیں ہے تزوج منھن الفاً فانھن مستاجرات (کافی جلد ۲ کتاب اول ص ۱۹۱) خواہ ہزار عورتوں سے متعہ کرو کیونکہ وہ تو ٹھیکہ کی چیزیں ہیں۔

(۶) پیشہ ور زانیہ عورتیں بے حجاب ہؤا کرتی ہیں اور ممتوعہ کے لئے بھی پردہ کی قید لگانی ناجائز ہے (استبصار کتاب الحد باب ما یحصن)

(۷) زنا بغرض رفع حاجت شہوانی ہوتا ہے نہ کہ بغرض بقائے نسل انسانی۔ اور متعہ کی بھی غرض و غایت یہی ہے۔ (تنبیہ المنکرین ص ۔) بلکہ متعہ میں منی کا اخراج اور اس کا پھینکنا مقصود ہوتا ہے خواہ مرد بوقت انزال منی عورت کے رحم سے باہر گرا دیوے (جامع عباسی ص ۱۵۵)

(۸) زنا میں بھی جس وقت مرد چاہے بلا طلاق دیئے اپنے آپ کو عورت سے الگ کرسکتا ہے۔ اور یہی حالت بعینہٖ متعہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ طلاق کی ضرورت یہاں بھی نہیں۔ (جامع عباسی ص ۱۳۵)

(۹) زنا میں بھی نہ توارث فی الاولاد ہے اور نہ فیما بین فریقین (یعنی نہ اولاد کو کوئی بھی وراثت پہنچتا ہے نہ مرد و عورت میں سے کسی کو) یہی عمل متعہ میں بھی جاری ہے لا ترثنی ولا ارثک (فروع کافی جلد ۲ کتاب اول ص ۱۹۱۔ جامع عباسی ص ۱۳۵)

(۱۰) زنا میں بھی عورت کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ نہیں ہوتا اور متعہ میں بھی یہ حالت یکساں ہے۔ (جامع عباسی ص ۱۳۵) طلاق کی صورت میں بھی انقضائے عدت مطلقہ کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ ہوتا ہے۔ مگر متعہ میں یہ بھی نہیں ہے۔ ولا نفقۃ لہا علیک (کافی جلد ۲ کتاب اول ص ۱۹۳)

اندکے با تو گفتم و بسیار ترسیدم
کہ تو آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

(ابو المحمود)

ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم پنڈت مقصود حسن صاحب چترویدی۔ مقیم جھانسی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

"اہلحدیث" ۱۳۔ جنوری سے مضمون عنوان بالا شائع ہو رہا ہے۔ آج کی قسط میں سام وید اور یجروید کے متعلق دلچسپ معلومات درج ہیں۔

سام وید کے متفرق ترجمے

سام وید کا سب سے پہلا انگریزی ترجمہ پادری اسٹیونسن نے کیا تھا جو تمامتر ساین کی تفسیر سے ماخوذ تھا۔ اب یہ ترجمہ کمیاب ہے۔ غالباً اسی ترجمہ کی امداد سے اس وید کا اردو ترجمہ بابو پیارے لال رئیس بروٹھا ضلع علیگڈھ نے کیا تھا۔ یہ بھی اب نہیں چھپتا ہے۔ پنڈت تلسی رام جی میرٹھی نے اس وید کا ترجمہ آریہ خیال کے مطابق ساین کے ترجمہ سے تھوڑا ہٹ کر کیا ہے جو عام طور پر ملتا ہے۔ چند سال ہوئے سناتن دھرم پریس مراد آباد نے ساین آچاریہ کی سام وید کی تفسیر شائع کی تھی اور اس میں وید کا ہندی ترجمہ بھی اسی تفسیر سے اخذ کرکے درج کردیا تھا۔

سام وید کے متعلق متعدد برہمن گرنتھ ہیں جن میں تانڈیہ برہمن سب سے اہم اور سب سے ضخیم ہے۔ اسی وجہ سے اس کو مہا برہمن بھی کہتے ہیں اور اسکے ابواب کی تعداد کے لحاظ سے ادسے پنچ ونش برہمن بھی کہتے ہیں۔ اس برہمن کا ترجمہ حال میں ڈاکٹر W. Caland. نے کردیا ہے۔

جس کو ۱۹۳۱ء میں کلکتہ کی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال نے شائع کیا ہے اس وید کے متعلق ایک اور چھوٹے سے برہمن یعنی ونش برہمن کا بھی انگریزی ترجمہ عرصہ ہؤا پروفیسر برنل نے کیا تھا۔

یجروید کے ترجمے

سفید یجروید کی سب سے پہلے سنکرت میں تفسیر کے ۔۔ اوٹ نے ۱۰۵۰ء کے قریب لکھی تھی جو نہائت مشہور ہے اور عام طور پر ملتی ہے۔ ایک تفسیر راون نامی پنڈت نے بھی لکھی ہے۔ یہ شخص غالباً بہار کا رہنے والا تھا اور اوٹ کے بعد ہؤا ہے لیکن ہندوؤں کی بدمذاقی اور تاریخ سے ناواقفیت کو دیکھئے کہ اسکو وہی راون سمجھتے ہیں جو رام چندر جی کے ہاتھ سے قتل ہؤا تھا۔ یجروید کی ایک اور تفسیر مہی دھر نامی پنڈت نے ۱۵۸۰ء کے قریب لکھی تھی۔ اس کا نام وید دیپ ہے۔ چونکہ سناتنی ہندوؤں کے نزدیک یہ نہائت مستند ہے اس لئے یہ بار بار چھپتی اور بکتی ہے۔ بڑی خوبی اس تفسیر میں یہ ہے کہ مصنف قدم قدم پر قدیمی کتب مقدسہ کا حوالہ دیتا جاتا ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی نے اس غریب مفسر کی بڑی لے دے کی ہے اور اس امر کو بھول گئے ہیں کہ وہ جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ قدیم شرتی اور سمرتی میں جو کچھ لکھا ہے اسی کو بیان کرتا ہے۔

وید کی تفسیر سنسکرت میں لکھی ہے۔ جس کو بعض پنڈتوں نے ہندی میں کر دیا ہے۔ سوامی جی کی تفسیر کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔

۱۸۸۶ء میں یجر وید کا ایک ہندی ترجمہ راجہ گری پرشاد نے بلوان سے شائع کیا۔ یہ مہی دھر کی تفسیر سے ماخوذ ہے اور آج کل نہیں ملتا۔ اس کا ایک نسخہ بھارتی بھون الٰہ آباد اور الٰہ آباد پبلک لائبریری میں موجود ہے۔

ہندی کا بہترین ترجمہ پنڈت جوالا پرساد جی مصر ساکن مراد آباد کا کیا ہوا ہے۔ یہ دو جلدوں میں وینکٹیشور پریس بمبئی میں چھپا ہے اور عام طور پر ملتا ہے آگرہ کے پنڈت جوالا پرساد بھار گو نے بھی یجر وید کا ہندی ترجمہ کیا ہے جس کا نام برہم بھاشیہ ہے جسے ۱۹۲۷ء میں ویدک سد دھرم سبھا نے آگرہ ستیہ پرکاش پریس سے شائع کیا۔ ایک اور ہندی ترجمہ پنڈت رام سوروپ شرما نے سناتن دھرم پریس مراد آباد سے شائع کیا ہے۔ غالباً حال ہی میں پنڈت راجا رام شاستری پروفیسر دیانند کالج لاہور نے بھی ایک ہندی ترجمہ کیا ہے لیکن میں نے نہیں دیکھا۔ اچھا ترجمہ ہوگا۔

یجروید کے اردو ترجمے بھی ہو گئے ہیں سوامی دیانند جی کا ترجمہ اردو میں اختصار کے ساتھ غازی محمود دھرم پال صاحب نے لدھیانہ سے شائع کیا ہے۔ سوامی جی کے ترجمہ کا مکمل ترجمہ بابو نوند پرشاد گپتا نے کیا ہے۔ جو میرٹھ اور دہلی میں چھپا تھا۔ لیکن اردو کا بہترین ترجمہ وہ ہے جسے مولوی عبد الحق صاحب ودیارتھی نے ایک پنڈت صاحب کی امداد سے کیا ہے۔ اب تک صرف نصف وید کا ترجمہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا ہے۔ بقیہ حصہ کے لئے ہماری آنکھ انتظار میں ہے۔ یہ ترجمہ نہ صرف اردو زبان میں بہترین ہے بلکہ ہمارے نزدیک اس سے بہتر ترجمہ کسی دوسری زبان میں بھی نہیں ہوا ہے۔

سیاہ یجروید کا نامہ حال میں صرف ایک ترجمہ انگریزی میں ہوا ہے جس کے مترجم مسٹر اے بی کیتھ ہیں۔ یہ دو جلدوں میں ہارورڈ مشرقی سلسلہ

Harvard Oriental Series

کی جلد ۱۸ و ۱۹ کے طور پر ۱۹۱۴ء میں چھپا ہے۔

سفید یجروید کے متعلق جو برہمن ہے وہ شت پتھ کہلاتا ہے۔ اور سیاہ یجروید کا برہمن تیتریہ برہمن کے نام سے موسوم ہے۔ شت پتھ برہمن کی شاخ مادھ یندنی کا انگریزی ترجمہ پروفیسر ایگ لنگ نے کیا تھا جسے میکس مولر نے اپنی سلسلہ کتب مقدسہ مشرقیہ کی پانچ جلدوں نمبری ۱۲ و ۲۶ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۴ میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے ابتدائی ابواب کا اردو ترجمہ عرصہ ہوا میرٹھ کے مشہور مناظر مولوی ابو رحمت حسن صاحب مرحوم نے شائع کیا تھا۔

شت پتھ برہمن کی کانوی شاخ کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر کیلینڈ کر دیا ہے جس ۔ اور آریہ خیال کے مطابق اس کا ترجمہ ہندی میں پنڈت بدھ دیو سوہن لال ... لاہور کرنا چاہتے ہیں۔

تیتریہ برہمن کا ترجمہ اب تک کسی زبان میں نہیں ہوا لیکن اس برہمن کے اوس نسخہ میں جس کو ڈاکٹر راجندر لال مترا نے نہایت تصحیح اور اہتمام کے ساتھ بائیبلوتھیکا انڈکا

Bibliotheca Indica

کے سلسلہ میں شائع کرایا تھا۔ ایک نہایت مفصل فہرست مضامین انگریزی میں دی ہوئی ہے جس سے انگریزی دان طالب علم فی الجملہ اس برہمن کے مضامین سے وقوف حاصل کر سکتا ہے۔ (باقی آئندہ)

لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم

(از شری بھت جس راج جی جگا ایڈووکیٹ فیروز پور شہر)

قرآن شریف نے لڑکیوں کو پردے کا حکم دیا ہے جو بالکل اصول فطرت کے موافق ہے۔ ہندوؤں کے دھرم شاستر منو سمرتی میں اس حکم کو یہاں تک مؤکد کیا ہوا ہے کہ سسر کو بہو کی طرف اور داماد کو اپنی ساس کی طرف بھری نظر سے دیکھنا بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ دو نو رشتے محرم ہیں۔

لیکن زمانے کی رو میں بہنے والے آریہ سماجی اور دوسرے مغرب زدہ نوجوان پردہ کی مخالفت پر یہاں تک تل گئے کہ افسران تعلیم کو بھی اپنا ہمنوا بنا لیا ہے۔ انہوں نے لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کی اجازت دیدی ہے۔ جب ایک ہی سکول یا کالج میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے بیٹھنے لگے تو اس کا قدرتی اثر ہونا چاہئے تھا۔ وہی ہوا۔ یعنی فریقین اس شعر کے مصداق ہو گئے ؎

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں ہم ان کو چھوڑ بیٹھے ہیں
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آ ہی جاتی ہے

اس مخلوط تعلیم کا نتیجہ جو ہوا وہ آریہ اخبار سے درج ذیل ہے :- (مدیر)

"مغربی تہذیب جب سے ہندوستان میں آئی ہے۔ یہ اپنے ہمراہ وہ تمام وبائی امراض لے کر آئی ہے جو کہ یورپ میں پھیلی ہوئی تھیں۔ ہندوستان ہمیشہ تقریباً ہر ایک معاملہ میں سب ممالک کی رہنمائی کرتا رہا ہے۔ لیکن جب سے طوق غلامی اس بدقسمت ملک کے گلے میں پڑا ہے اور بھارت ماتا پر ادھینتا کی کڑی زنجیروں میں جکڑی گئی ہے اس سمے سے لے کر مغرب والے اپنی سبھیتا کو زبردستی اس کے گلے مڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ بھارت ورش میں جہاں مغرب کی فیشن پرستی و مادہ پرستی کی امراض نے غضب ڈھایا ہے۔ اور موجودہ وقت میں سینما۔ ناکی اور تھیٹر نے بھارت واسیوں (ہندوستانیوں) کے اخلاق اور کیریکٹر کا ستیاناس کیا ہے۔ وہاں مخلوط تعلیم کی ایسی وبا آندھی کی طرح آ رہی ہے جو ربی سہی کسر نکال دیگی۔ موجودہ صدی میں بھارت ورش کی ایک ایسی جماعت جو کہ اپنے آپ کو اَپ ٹو ڈیٹ زمانہ کے ساتھ چلنے والی اور پبلک کو ترقی کے راستہ پر گامزن کرنے والی بیان کرتی ہے۔ مخلوط تعلیم کی سخت دلدادہ ہے ..."

علیحدہ تعلیم کا یہ خیال کوئی ایک اہم ضرورت ہی نہیں بتاتی بلکہ کنیّا آدرش ہیں سوبھاگیہ حاصل کرنے کے لئے نہائت ہی ضروری ذریعہ اور ہتھیار بیان کرتی ہے۔

اگرچہ جو دلائل وہ پارٹی اپنے دعویٰ کی تائید میں دیتی ہے وہ نہائت ہی کمزور اور بوسیدہ ہیں۔ لیکن تاہم وہ جماعت اس کے سوا گت (قبول کرنے) کے لئے مصر ہے پہلا لگ اس کے حق میں جو دلائل دیتے ہیں وہ ملاحظہ ہوں

ایک دلیل جو اس قسم کے طریقہ تعلیم کے حق میں دی جاتی ہے سو یہ ہے کہ گرہست کی زندگی (گھریلو زندگی) کو سورگ (آرام دہ) کی زندگی بنانے کیلئے خاوند اور بیوی کے مزاج کی واقفیت نہایت ضروری ہے اور وہ تب ہو سکتی ہے۔ جبکہ نوجوان لڑکیاں اور نوجوان لڑکے باہمی طور پر

Male & Female Temperament

(ایک دوسرے کے مزاج) کو اچھی طرح سے مطالعہ کر سکیں۔ اور سب اوقات اپنے لئے اپنی حسب منشا خاوند اور بیوی منتخب کر سکیں۔

تھیوری میں تو یہ خیال مبارک ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا مخلوط تعلیم سے یہ مطلب پورا ہو سکتا ہے جو انہی مستلزم ہوتی ہے۔ جوان لڑکے اور لڑکیاں نہیں جان سکتے کہ اچھی بیوی اور اچھے خاوند بننے کیلئے کون سی باتیں ضروری ہیں۔ وہ تو ظاہری چمک دمک پر لٹو ہو جاتے ہیں۔ اصلی اور اندرونی تصویر جو کہ ایسے معاملات میں ضروری ہے۔ ان سے کوسوں دور ہوتی ہے جوان اور کو جو کہ معاملات شادی میں ضروری ہیں نہیں جان سکتے۔ مثلاً خاندان۔ شادی کے معاملات میں خاندان کا معیار ایک ایسا معیار ہے جو کہ کبھی بے خطا نہیں جاتا۔ اچھے خاندان کا لڑکا اور اچھے خاندان کی لڑکی ہمیشہ ہی ایک نیک خاوند اور نیک پتی بتا استری (وفادار بیوی) ثابت ہوگی۔ اور گھر سورگ کا نمونہ ہوگا
بہشت
دوسری بات عملی تعلیم ہے۔

ان عمر کے اندر ایک دوسرے کی اصلی تعلیم کا اندازہ نہیں لگ سکتا۔ اس وقت تو ظاہری جھوٹ ... پالائی ہوشیاری ہی سب کچھ ہیں ایک ... چھلاوہ

پارٹی کا ستیہ ار ہو سکتے ہیں جس کا نتیجہ بھیانک خطرناک ہوتا ہے۔

(۲) استری جاتی کے لئے عزت دوسری دلیل دی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ لڑکے تعلیم کے زمانہ سے ہی استری جاتی کی عزت کرنی سیکھ جاتے ہیں۔ جو کہ غلط ہے۔

ایک نہیں بیسیوں مثالیں ایسی ملتی ہیں کہ لڑکیوں کے ساتھ کلاس میں وہ سلوک کیا جاتا ہے جس کی اخلاق اور تہذیب ہرگز اجازت نہیں دیتی۔ بلکہ تنگ آ کر لڑکیوں نے کالج چھوڑ دیئے ہیں۔ اور نہائت ہی مکروہ حملے ہوتے دیکھے اور سنے گئے ہیں۔

(۳) **علیحدہ گرلز کالج مہنگے پڑتے ہیں** سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ لڑکیوں کے لئے علیحدہ کالج بنانے میں اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ جو برداشت نہیں ہو سکتے۔ یہ دلیل نہائت ہی بودی اور بے معنی ہے۔ روپیہ کی خاطر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی زندگی کا خاتمہ کر دینا کوئی دانشمندی نہیں ہے۔

بھارت ورش (ہندوستان) کا سابقہ ریکارڈ

اس بارے میں اب مغرب والے بھی تسلیم کرنے لگ گئے ہیں کہ بھارت ورش رشی بھومی ہے شانتی کا کیندر رہے اور بھارت ورش کے رسم و رواج پر ہی چل کر چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ مغرب کی تمام تہذیب پہلے درجے کی اشانتی (بے چینی) دینے والی ہے۔ اور سنسار (دنیا) میں امن کا راجیہ صرف اس حالت میں ہو سکتا ہے۔ اگر بھارت کے پرانے اتہاس کو لیکر اس کے مطابق اپنا عمل بنایا جائے۔ بھارت ورش کے پراچین اتہاس (پرانی تاریخ) کی ورق گردانی کر لو۔ آپ کو کسی جگہ مخلوط تعلیم نہیں ملیگی۔ رشی منی تو حقیقتاً انسانی فطرت کو بخوبی جانتے اور سمجھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے لڑکے اور لڑکیوں کے لئے بالکل علیحدہ گروکل (مدارس) قائم کرنے کا آدیش کیا ہے۔ اس کے متعلق شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش کے تیسرے سملاس کے شروع میں مندرجہ ذیل طریقہ تعلیم بیان کرتے ہیں:

"اس لئے آٹھ ورش کے ہوں۔ تبھی لڑکوں کو لڑکوں کی اور لڑکیوں کو لڑکیوں کی پاٹھ شالہ میں بھیجدیں۔ جو ادھیاپک پرش و استری دشٹ چاری ہوں۔ ان سے شکشا نہ دلاویں۔ کنتو (انتظام) جو پورن ودیا یکت دھارمک ہوں وہ ہی پڑھانے اور شکشا دینے یوگیہ ہیں۔ دوج اپنے گھر میں لڑکوں کا یگیوپویت اور کنیاؤں کا بھی یتھا یوگیہ سنسکار کر کے یتھوکت آچاریہ کل ارتھات اپنی اپنی پاٹھ شالہ میں بھیج دے۔ ودیا پڑھنے کا ستھان ایکانت دیش (الگ مکان) میں ہونا چاہئے۔ اور وہ لڑکے اور لڑکیوں کی پاٹھ شالہ دو کوس ایک دوسرے سے دور ہونی چاہئے۔ جو وہاں ادھیاپک اور ادھیاپک پرش دیہر تیار نوکر (نوکر لوگ) ہوں۔ وہ کنیاؤں کی پاٹھ شالہ میں سب استری اور پرشوں کی پاٹھ شالہ میں سب پرش رہیں۔ استریوں کی پاٹھ شالہ میں پانچ ورش کا لڑکا اور پرشوں کی پاٹھ شالہ میں پانچ ورش کی لڑکی بھی نہ جانے پاوے۔

ارتھات جب تک وہ برہمچاری (کنوارے) رہیں تب تک استری و پرش کا (۱) درشن (۲) سپرش (۳) ایکانت سیون (۴) بھاشن (۵) وشے کتھا (۶) پرسپر کریڑا (باہمی کھیل کود) (۷) وشے کا دھیان (۸) اور سنگ۔ ان آٹھ پرکار کے میتھنوں سے الگ رہیں۔ اور ادھیاپک لوگ ان کو ان باتوں سے بچا دیں۔ جس سے اتم ودیا۔ شکشا۔ شیل۔ سوبھاؤ شریر اور آتما سے بل یکت ہو کر آنند کو نت بڑھا سکیں۔ پاٹھ شالاؤں سے ایک یوجن ارتھات چار کوس دور گرام یا نگر رہے۔ سب کو تلیہ وستر کھان پان ایک ہی کھانا آسن دیئے جائیں۔ ... چاہئے۔ ...

۵۱ تعلیم وید آدھ علموں ہی سے دلائی جائے۔
۵۲ اولاد کو اپنے گھر پر مذہبی تعلیم دلا کر مدرسوں میں بھیجنا چاہئے۔
۵۳ ... ذریعہ دل ... حاصل کر سکیں۔

سنتان ہوں۔ سب کو تپسوی (عبادت گزار) ہونا چاہیئے۔ ان کے ماتا پتا اپنے سنتانوں سے (سنتان اپنے ماتا پتاؤں سے نہ مل سکیں اور نہ کسی پرکار کا پتر وہار ایک دوسرے سے کرسکیں جس سے سنساری چنتا سے رہت (دنیاوی تفکرات سے محفوظ) ہو کر کیول ودیا بڑھانے کی چنتا رکھیں۔ جب بھرمن (سیر) کرنے کو جائیں تب ان کے ساتھ ادھیاپک (نگہبان) رہیں۔ جس سے کسی پرکار کی کوچیشٹا نہ کرسکیں۔ اور نہ آلس پرماد کریں۔"

سوامی جی کی مندرجہ بالا اتھارٹی کی موجودگی میں یہ صاف ظاہر ہے کہ پرانے زمانہ میں مخلوط تعلیم بالکل نہ تھی۔ جو دلائل سوامی جی نے دی ہیں وہ نہائت ہی مضبوط اور ناقابل تردید ہیں۔

پرش اور استری (مرد وعورت) کی قدرتی بناوٹ

قدرتی بناوٹ کی رو سے بھی مخلوط تعلیم ایک غیر قدرتی ذریعہ تعلیم ہے۔ کیونکہ:۔

اول۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم بالکل مختلف ہونی چاہیئے۔ لڑکوں نے بڑے ہو کر ڈاکٹر، بیرسٹر، وکیل، انجینئر، ہوائی جہاز کے پائلاٹ۔ ڈرائیور۔ سٹیشنین۔ ملٹری آفیسر۔ سول آفیسر۔ جج اور مجسٹریٹ وغیرہ بننا ہے۔ اور دنیا کی بیرونی جدوجہد میں اپنی دوڑ دھوپ کرنی ہے۔ اس لئے ان کے لئے الجبرا، ٹرگنومیٹری، تینوریشن، کانک کشین، پیرابولا، ہائی پربولا ریلیس۔ اقلیدس۔ فلاسفی۔ پولیٹیکل اکانومی۔ پولیٹیکل سائنس و دیگر زوالوجی۔ فزیالوجی اناٹمی وغیرہ مضامین پڑھنے کی اشد ضرورت ہے۔ برعکس اسکے لڑکیوں نے اپنے گھروں کو سورگ دھام بنانا ہے۔ بچوں کو پیدا کرنا ان کی پرورش کرنا۔ ان کو ابتدائی تربیت دینا۔ سلائی پارچات کا کام کرنا۔ رسوئی پکانا۔ گھر کی دیگر ضروریات کا پورا کرنا۔ عمدہ عمدہ گیت بچوں کو سکھانا اور مندرانسا جیسی لوریاں دینا وغیرہ وغیرہ ہے۔ اس لئے ان کیلئے مندرجہ بالا مضامین کسی صورت میں بھی موزوں نہیں ہوسکتے۔ اس لئے ہندی، سنسکرت ہوم ارتھمیٹک عہ سلائی۔ کوکنگ معمولی اتہاس وغیرہ مضامین موزوں کہ دوئم۔ بحالت شاستر آٹھ ورش کی آیو میں لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم شروع کرنے کی آگیا دیتے ہیں۔ اگر پانچ ورش (برس) میں بھی ودیا شروع کردی جائے تو ۱۶ ورش کی آیو تک زیادہ سے زیادہ انٹرنیس یا سنسکرت شکمشا کے پربھاکر یا شاستری تک لڑکی تعلیم حاصل کرسکتی ہے۔ ۱۶ ورش کی آیو میں وہ قابل شادی ہو جاتی ہے عہ۔ اس لئے لازمی طور پر اسکی تعلیم بند کرنی پڑتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں لڑکے ۲۵ سال کی عمر تک سلسلہ تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں۔ اور وہ ان تمام مضامین کا پورے طور پر مطالعہ کرسکتے ہیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ مخلوط تعلیم کا مضمون ایک ہی ہوسکتا ہے۔ لیکن ہم نے اوپر دیکھ لیا ہے کہ ایک مضمون دوسرے کے لئے فائدہ مند نہیں بلکہ ہانی کارک (نقصان دہ) ہے۔ اس لئے مخلوط تعلیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا مرد اور عورت کی تعلیم کا رستہ بالکل ہی علیحدہ علیحدہ ہے

کیریکٹر کی گراوٹ

ہم آج کل اخبارات میں روز پڑھتے ہیں کہ فلاں لڑکی کو سکول یا کالج میں جاتے ہوئے اغوا کر لیا گیا یا ویسے وہ بھاگ گئی۔ اغوا صرف اسی حالت میں ہوسکتا ہے۔ اگر اغوا کرنے والے کو لڑکی کے ساتھ کھلم کھلا ملنے کی اجازت ہو۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ اگر لڑکے اور لڑکیوں یا مرد اور عورتوں کو کھلے طور پر ملنے کی اجازت نہ ہو۔ اغوا کا ایک کیس نہیں ہوسکتا۔ زیادہ آزادی نے اغوا کے کیس زیادہ کر دیئے ہیں۔ جس مرد اور عورت کو کبھی آپس میں ملنے اور وشہ دکار کی باتوں کے کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیا جاتا۔ وہ اغوا کے لئے تجویز کیسے سوچ سکتے ہیں اور اغوا کیسے کرسکتے ہیں۔ باہمی میل میلاپ سے ہی یہ تمام برائی پیدا ہوتی ہے

کالج اور سکول میں مخلوط تعلیم کی حالت میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے چھ گھنٹے باہمی ملنے اور گفتگو کرنے کے مواقع ہوتے ہیں۔ انسانی جذبہ بڑا زبردست اور اندھا ہے۔ اور اس کے سامنے دنیا کی تمام طاقتیں ہیچ ہیں۔ اس جذبہ کے پھیلنے یا پورا کرنے کے لئے کسی نوجوان شخص کو اگر موقعہ مل جائے تو ہزار میں سے ایک شخص اس جذبہ کے مقابلے میں سینہ سپر ہو کر کھڑا ہوسکتا ہے۔ ۹۹۹ ضرور شکست کھا جاویں گے۔

آج کل غنڈہ پن اس قدر زوروں پر ہے کہ راستہ جاتے ہوئے اجنبی لڑکیوں کی عزت غنڈوں کے ہاتھ سے محفوظ نہیں۔ تو باہمی ملاپ کرنے والوں کیلئے تو ہر ایک موقعہ غنیمت ہے۔ اس واسطے تو ہمارے شاستر کہتے ہیں کہ لڑکے لڑکی کا آپس میں سپرش (آمنے سامنے آنا) بھی نہیں ہونا چاہئے۔ اوپر سوامی جی نے آٹھ قسم کے میتھن یعنی بھوگ (تعلقات) بتلائے ہیں۔ مخلوط تعلیم کی حالت میں تو یہ تمام بھوگ ہر روز چھ گھنٹے ہونگے۔ تو ہم کس طرح بچ سکتے ہیں۔

ہمارے نوجوانوں کی ذہنیت یہ ہو رہی ہے کہ ان کے کمروں کے اندر سنیما سٹار لیڈیز کی تصاویر آویزاں ہیں۔ رام کرشن۔ یدھشٹر۔ بھیم۔ ارجن۔ لکشمن ماتا سیتا، دروپدی اور گارگی کا نام تک وہ نہیں جانتے ان کی جیونیوں کو پڑھنا یا ان کی تصاویر اپنے مکانوں میں لگانا تو درکنار۔ سنیما سٹار کی تصاویر (برہنہ تصاویر) کو دیکھ کر ایک نوجوان کے دل کے اندر کس قسم کے خیالات کا سمندر موجزن ہوتا ہے۔ وہ آپ بخوبی جانتے ہیں۔

ویسے تو نوجوان بھی مخلوط تعلیم کو بُرا سمجھتے ہیں جبکہ ان کی اپنی بہن کا سوال ہو۔ میں یا دوسرا کوئی نوجوان بھائی اپنی لڑکی یا بہن کو ایک ہی بنچ پہ دوسرے لڑکوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے اور ہنسی مذاق کرتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں کرسکتا۔ وہ خود تو بے شک دوسرے کی لڑکی یا بہن سے ایسا کرے۔ لیکن خود اس امتحان میں اپنی لڑکی یا بہن کو ڈالنا نہیں چاہتا ——— میں نے

عہ ہندوؤں اور آریوں کے مسلمہ پیشوا منوجی چوبیس سالہ لڑکے کا نکاح آٹھ سالہ لڑکی سے جائز بتاتے ہیں جو شاردا ایکٹ کے بالکل خلاف ہے۔ (منوسمرتی باب ۹ فقرہ ۹۴) سماجی مترو! کیا کہتے ہو۔ (اہلحدیث)

عہ کیا اسلامی طریق پر پردہ ہونا چاہیئے؟ (اہلحدیث)

عہ یعنی جسقدر قوم کی لڑکیوں کے لئے ہندی، سنسکرت اور خانگی حساب کتاب وغیرہ۔

(۲۵۳)

معلوم ہنیں کہاں تک یہ بیان صحیح ہے کہ لاہور کے کالجوں کے اندر ایسے نوجوان موجود ہیں۔ جو خود تو ایک کالج کے اندر پڑھتے ہیں اور انہوں نے اپنے رشتہ دار یا بہنوں کو دوسرے کالج میں داخل کرایا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ مخلوط تعلیم کا نظارہ اپنی بہنوں کے متعلق اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ اگر یہ درست ہے تو واقعی شرمناک ہے۔

پچھلے دنوں میں نے ایک معتبر کی زبانی سُنا کہ ایک کالج میں دو لڑکیوں کو اس قدر تنگ کیا گیا کہ ان کے بیٹھنے کی سیٹوں کے نیچے کانٹے اور پن لگائے گئے۔ اور فضول اور واہیات پارچات رکھے گئے۔ جن کے متعلق مجھے تحریر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لڑکیاں کالج چھوڑ کر چلی گئیں۔

جب انارکلی بازار کے اندر ہماری بہو بیٹیوں اور بہنوں کا کالجوں کے نوجوان لڑکے تعاقب کر سکتے ہیں۔ ان پر مجرمانہ حملہ کر سکتے ہیں۔ اور ان کے سامنے فحش اور گندے الفاظ کہتے ہیں۔ اور ان کو ان غنڈوں کے ہاتھ سے بچانے کے لئے پولیس کی امداد لینی پڑتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں ہماری مخلوط تعلیم کے کیا معنی ہیں

ہم دیکھ رہے ہیں گرلز کالج نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اور ان کے اندر لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔ تو معلوم نہیں کہ نئی روشنی کے دلدادہ کیوں مخلوط تعلیم کے حق میں ہیں۔ امریکہ کے حالات متعلقہ مخلوط تعلیم معلوم کرنے ہوں تو وہاں کے مشہور جج لینڈسے کی زبانی وہاں کی داستان کتاب انکل شام مصنفہ مسٹر کے۔ ایل گابا میں پڑھیں۔

اس لئے یہ صاف ظاہر ہے کہ مخلوط تعلیم ہندوستان کے لئے سخت نقصان دہ ہے اور ہندوستان کے کیرکٹر کی جانی دشمن ہے۔ اس سے قطعی پرہیز کرنا چاہئیے۔" (آریہ گزٹ لاہور صفحہ ۶- نومبر ۳۳ء)

اسلام اور برٹش لاء۔ انگریزی قانون اور اسلامی قانون کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر
ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

نوٹ غالباً مرض چشم کی وجہ سے۔ (اہلحدیث)

اباطیل الغالیہ

جوش گریہ سے یہ آنکھیں ابر نیساں ہو گئیں
اب مری بے تابیاں مشہور دوراں ہو گئیں

(مرقومہ مولوی عبد الکریم جتوئی نوہری)

خالق کی حمد و ثنا ورد زباں ہے جس کا محتاج تمام جہاں ہے اُسی نے ہمارا رہبر بنایا نبی غفاری صحرا نوردی پہ کی مہربانی بڑی بھاری۔ ظلوم و جہول سے تنگ تھی مخلوق ساری ملت بیضاء نے دور کر دی سب دشواری صلوٰۃ و سلام آپ پر معہ آل پیاری ہماری طرف سے پہنچائے خالق باری۔

جب کفر و ضلالت کے سبب بے بسی تھی شریعت کے ساتھ گمراہوں کی ہنسی تھی۔ تقلید کے پھندے میں خلق پھنسی تھی، اغیار کی پریت مثل عفریت دلوں میں رسی تھی۔ اختلاط بدیار کے مارنے دنیا ڈسی تھی۔ ایسے وقت میں حضورؐ تشریف لائے۔ پرستش غیر اللہ کے چرچے مٹائے۔ خدا سے ملنے کے ڈھنگ سکھلائے بتوں اور بت خانوں کے نام و نشاں اڑائے۔ وحدت کے سبق پڑھائے جب بھولے ہوئے راہ راست پر آئے آباؤ اجداد کے جنجالوں سے پیچھے چھڑائے۔

اب ہند میں بھی یہی طور ہے۔ کیا دہلی کیا لاہور ہے ہر جگہ اہل بدعت کا زور ہے۔ کسی کا معبود تعزیہ کسی کا گور ہے۔ ہم سنت جماعت میں زبانی شور ہے۔ غالی گروہ آیت حدیث کا چور ہے۔ فقہ میں کچھ لکھا ان کا طریقہ اور ہے۔ یہ بات قابل غور ہے۔ غیر اللہ سے مدد مانگنا، ان کی قبروں پر رسہ وغیرہ ٹانگنا، حاجتیں چاہنا۔ غلاف چڑھانا، چراغ جلانا، مجرا ناچ کرانا گیارھویں پکانا، طعام پر ختم دلانا، اللہ اور محمد کو ایک بتانا۔ خدا کا عرش سے اوتار ہو کر مدینے میں آنا پھر مصطفےٰ کہلانا۔ صلوٰۃ المخطوات پڑھنا پڑھانا عرس کی دیگ چڑھانا۔ ایسی بدعی رسومات کا منانا، ہے سنت جماعت سے نکل جانا ہے۔

ایسوں کی مجلس کرنا مومن کی شان نہیں۔ مشرک و بدعتی سے بڑھ کر کوئی نادان نہیں۔ کلمۂ توحید پر دھیان نہیں۔ من گھڑت ڈھکوسلے ہیں کوئی برہان نہیں۔ استہزاء کرنے کے سوا زبان نہیں۔ دلوں میں خوف رحمان نہیں۔ کیا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حکم قرآن نہیں۔ ان کے ہمنواؤں جیسا کوئی ضعیف الایمان نہیں ——— اس غالی گروہ کی ہر ایک بات بے دلیل ہے۔ اور ان کا ہم خیال بھی کوئی قلیل ہے اس پارٹی کی قال و قیل اباطیل کے سوائے اور کچھ نہیں اللھم احفظنا من غلو الغالین۔

مصنفہ مولوی محمد یوسف
رد اکاذیب لہابیہ صاحب فیض آبادی مرحوم
مذہب حقہ اہل حدیث پر اہل بدعت اور بعض ناواقف اصحاب مختلف قسم کے اعتراضات کیا کرتے ہیں جن کا مدلل اور مفصل جواب دیا ہے۔ گویا مخالفین کا ناطقہ بند کرنے کے لئے ایک علمی ہتھیار ہے۔ تبلیغ و اشاعت کی خاطر قیمت بھی نصف کر دی ہے۔ اصل قیمت ۱۲ر رعائتی قیمت ۱۰ر

براہین شمسیہ یہ "رد اکاذیب لہابیہ" کا حصہ دوم ہے مقلدین کے تمام اعتراضات کا مدلل و مسکت جواب دیا گیا ہے۔ حنفی مذہب کے اکثر مسائل موٹی کی تردید کتب حنفیہ سے کی گئی ہے قابل دید ہے۔
اصل قیمت ۱۲ر۔ رعائتی ۶ر
منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

بونت قرآن پاک ... قرآن مجید، حدیث، دیوان شاعر ربانی (۲۵) بیاض عمارت ... (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ذبح عظیم یا عید البقر

مرقومہ (مولوی) عبد اللہ صاحب ثانی۔ نائب صدر انجمن اہل حدیث امرتسر

مسلمانوں کا سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے۔ اسمیں کیا ہوگا اور اہل اسلام کیا کرینگے۔ اچھے اچھے کپڑے پہنیں گے۔ زینت وخوشبو لگائینگے۔ گوشت پکائینگے اور مزے سے کھائینگے۔ کیا یہی عید ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ ذی حجہ کا عشرہ بہت بڑی رموز کا مشعر ہے، اصول شرعیہ کے رازہائے مخفیہ کا مظہر ہے۔

اس عشرہ میں قاصدان بیت اللہ تو اسلامی مرکز میں پہنچ کر لبیک لبیک کہہ کر عرفات کے وسیع میدان میں حاضری لگوائیں گے۔ توحید خداوندی کے فدائی اور سنت رسول علیہ السلام کے شیدائی محبت کی دیوانگی میں شیفتہ وفریفتہ صدائیں بلند کریں گے لاشریک لک لبیک دنیا کے سچے خدا ہم نے تمام جہان چھان مارا۔ کوہساروں ومرغزاروں میں ٹکریں دی۔ مگر تیرا ہمسر ہمیں کوئی نظر نہ آیا۔ اس لئے ہم دربار خصوصی میں حاضر ہو کر بالاتفاق اقرار کرتے ہیں کہ تو واحد لاشریک ولا مثال ہے۔

ذی حجہ کی دسویں | ذی الحجہ کی دس تاریخ ہے اسلامی نمائندوں کی تعداد کثیر حرم میں جمع ہے جہاں وہ اپنے مال قربان کر کے دور دراز سے سفر طے کر کے بڑی قربانی کا ثبوت دے چکے ہیں۔ اسوقت وہ بحکم ارشاد باری جیتی جاگتی جانیں ہاتھوں میں لے کر مذبح میں حاضر ہیں اور جانیں فدا کرنے والے ہیں۔ مذہب اسلام امراء کے لئے ہے تو غرباء کو بھی اپنے فیوض سے محروم نہیں کرتا۔ اس لئے اس نے جہاں هدیا بالغ الکعبۃ کا ارشاد امیر طبقہ کے لئے فرمایا ہے۔ غرباء کو بھی جو دربار خاص میں رسائی نہیں رکھتے ثواب سے محروم نہیں کیا۔ بلکہ بندگان خدا ہر جگہ حسب مقدور [illegible] کے واسطے اپنے اخلاص کے مطابق ثواب کے حقدار ہو سکیں۔

اعلیٰ درجہ کے امراء | اعلیٰ درجہ کے امیروں کو ارشاد ہے کہ تم دربار خاص میں پہنچ کر پیش کش کر سکتے ہو۔ اسلئے پوری قربانی کا ثبوت دو۔

اوسط درجہ کے امیر | اوسط درجہ کے لوگوں کیلئے ارشاد ہے کہ تم وہاں (مکہ شریف) اگر نہیں پہنچ سکتے تو یہاں انہیں لوگوں کی طرح قربانی کرو۔

ادنیٰ درجہ کے غرباء | غریب لوگ جو عدیم الاستطاعت ہیں، نادار ہیں مگر ابرار ہیں۔ ان کے لئے حکم ہے کہ تم جانور قربان نہیں کر سکتے تو یعنی چاند کو دیکھتے ہی حجامت بنوانا چھوڑ دو۔ عید کی نماز سے فارغ ہو کر حجامت بنوالو۔ قربانی کرنے والوں کی فہرست میں شامل کر لیا جائیگا۔ سبحان اللہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا

مسلمانوں کی عید | مسلمانوں کی سب سے بڑی عید یہ ہے کہ اپنے قرب وجوار میں رشتہ داروں اور ہمسایوں میں نگاہ کریں کہ عید کے دن کس کی عید ہوگی کہیں کوئی ایسا یتیم تو نہیں جو ہمارے بچوں کی عید دیکھ کر سرد آہ کھینچے کہ جب عید منوانے والا ہی نہیں تو میری عید اور خوشی کیسی۔ ہمسائیگی میں ایسا مسکین ہوگا جس کے دائیں بچی ہے تو بائیں اس کا بچہ ہے سامنے بیوی ہے تو پیچھے چپکی چپکی ایک بوڑھی بیوہ (ہمشیرہ) بھی آنسو بہا رہی ہے۔ بچے نادانی سے مطالبات پیش کر رہے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ ہمارا ذمہ دار بے بسی کے جذبات دل میں لئے دم بخود ہے۔ دانا بیوہ یہ جانتی ہے کہ میرا بھائی نادار ہے مگر اس کا پاجامہ اس قابل نہیں کہ اس کا پردہ بھی ڈھانپ سکے یہی وجہ ہے کہ اس کی آنکھیں آنسو برسا رہی ہیں۔ اور بہن پر عجب خاموشی ہے۔

اس لئے ہر ایک مسلم کا سب سے پہلا فرض ہے کہ عید [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] حتی الوسع کوشش کرے کہ دو چار ایسے دلوں کی عید بنا کر عیدگاہ میں ہمراہ لے جائے۔

کیا خوب نظارہ ہو جب ایک سال دو چند ناداروں کو ہمراہ لئے ہوئے جا رہا ہو۔ اور سب کے سب (غریب امیر) زبان سے پکار پکار کر کہیں

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

اللہ بڑی شان والا ہے۔ اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس صورت سے تمام امراء وغرباء وسیع میدان میں پہنچ کر درگاہ رب العزت میں دعا مانگیں۔ تو ایسے بندوں پر رب العالمین کیوں خوش نہ ہوگا۔ یقیناً ہوگا اور خدائی بارگاہ سے بانیل مرام واپس ہونگے انشاء اللہ

اس مختصر تمہید کے بعد ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین (اہلحدیث) تک وہ احکام پہنچائیں جو اس موقع پر مسنون ہیں۔ وھو ھذا۔

عشرہ ذوالحجہ | ذوالحجہ کے دس دن روزہ رکھنا بہتر ہے۔ (نسائی)

عرفہ کا روزہ | قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ یکفر سنتین ماضیۃ ومستقبلۃ (مسلم)

۹ ذوالحجہ (عرفہ) کا روزہ سال گذشتہ اور سال آئندہ کے لئے کفارہ ہوگا۔

عشرہ ذوالحجہ وایام تشریق میں ذکر اللہ | ذی الحجہ کی پہلی سے عید کے دنوں تک ذکر اللہ میں خاص طور پر مشغول رہنا اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل ہے حدیث شریف میں آیا ہے:۔

ما من ایام العمل الصالح فیھا احب الی اللہ عز وجل من ھذہ الایام یعنی ایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجھاد فی سبیل اللہ قال ولا الجھاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ ثم لم یرجع بشیٔ من ذالک (بخاری)

یعنی اللہ کے نزدیک ان دس دنوں سے کوئی دن اچھا نہیں جن میں کوئی بھی عمل صالح اسکے نزدیک محبوب تر ہو۔ صحابہ نے عرض کی جہاد بھی دوسرے دنوں میں وہ جہاد بھی [illegible]

ahmadimuslim.de

[illegible] عید کے دن ۔۔۔ [illegible]
کے رتبہ کو پہنچ گیا ۔۔۔ [illegible]
بیکہ ۔۔۔ سو دن ۔۔۔ [illegible]
ہوتے تھے۔

ایک روایت میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں میں نیک عمل خدا کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا ہے۔ اس لئے ان دنوں میں زیادہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرو تکبیریں کہا کرو، اللہ کی حمد کیا کرو۔ حضرت ابن عمر اور ابو ہریرہ ان دنوں میں بازار میں نکلتے تو تکبیریں کہا کرتے اور لوگ بھی ان تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہا کرتے۔ یہاں تک کہ منیٰ کا میدان تکبیروں سے گونج جاتا۔ (بخاری)

حکمت عید کا دن اور ایام تشریق خاص خوشی (اسلامی) کے دن ہیں۔ اور نماز عید میں اجتماع عظیم ہوتا ہے اس لئے ان دنوں میں اپنی تعداد و رونق کو دیکھ کر مسلمان کو لازم ہے کہ خدا کی برتری بیان کرے اور کھلا اقرار کرے کہ ہم بڑے نہیں ہم کسی صفت کے حقدار نہیں کبریائی اور حمد کے لائق وہی ذات ہے جس نے ہمیں اس ہیچ راستے کی راہنمائی کی ہے۔
تکبیروا اللہ علیٰ ما ھدٰکم کے یہی معنی ہیں۔

عید الفطر میں نماز کو جاتے ہوئے مسنون امر ہے کہ عید الفطر کو نماز عید کے لئے کچھ کھائے بغیر جانے سے بہتر یہ ہے کہ واپسی پر قربانی کے گوشت سے ابتدا کرے۔ نماز سے فراغت کے بعد جو میسر ہو کھالے۔

عید گاہ میں شہر سے باہر کھلے میدان میں پہنچ کر سب مرد و زن اپنی اس سالانہ خوشی کا مظاہرہ یوں دکھائیں کہ سب کے سب دربار الٰہی میں عجز و نیاز سے سر خمیدہ و شرمندہ ہو کر دعائیں (دینی یا دنیوی) مانگیں۔

عیدین میں دعا ایک ضعیف روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ناقل ہیں کہ [illegible]
[illegible] اللھم انا نسألک عیشۃ نقیۃ و میتۃ سویۃ [illegible]

نجاۃ ولا تاخذنا بغتۃ ولا تمھل من حق ولا وصیۃ اللھم انا نسألک العفاف والغنا والبقاء والھدی وحسن عاقبۃ الآخرۃ والدنیا ونعوذ بک من الشک والشقاق والریاء والسمعۃ فی دینک یا مقلب القلوب لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

نماز عید کی تکبیریں نماز میں کھڑے ہو کر بھی خدا کی کبریائی سے فضا کو گونجا دیں۔ چنانچہ مسنون طریق ہے کہ نماز میں کھڑے ہوتے ہی تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیریں کہنا شروع کریں۔
حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہر تکبیر میں اثناء وقفہ ہو کہ اللہ کی حمد و ثنا اور آنحضرت پر درود (مختصرا) پڑھے جاویں۔ (مجمع الزوائد) جیسے الحمد للہ اللھم صل علی النبی و آلہ۔ پہلی رکعت میں تحریمہ کے علاوہ سات اور دوسری رکعت میں پہلی تکبیر کے سوا پانچ تکبیریں مسنون ہیں۔

تکبیروں میں رفع یدین ہر مرتبہ اللہ جل و علا کی کبریائی کے ساتھ ساتھ ماسوی اللہ سے دستبرداری کا اظہار بھی کرنا چاہئے یعنی دونوں ہاتھوں کو کانوں یا کندھوں تک ہر تکبیر کے وقت اٹھائے۔
بیہقی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔
قال فی الروضۃ الندیہ واحتج ابن المنذر والبیھقی لحدیث رواہ من طریق بقیۃ عن الزبیدی عن الزھری عن سالم عن ابیہ فی الرفع عند الاحرام والرکوع والرفع منہ وفی آخرہ یرفعھما فی کل تکبیرۃ (انتھی)

خطبہ عید نماز سے فارغ ہو کر امام خطبہ کہے مستحب امر ہے کہ خطبہ سنا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہم خطبہ کہیں گے جو چاہے بیٹھ کر سنے جو چاہے چلا جائے۔ (ابو داؤد)

جامع الکلام صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ عید
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔۔۔ [illegible]

احادیث میں یوں آیا ہے [illegible]
فان دماءکم واموالکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا الیٰ یوم تلقون ربکم الا ھل بلغت قالوا نعم قال اللھم اشھد فلیبلغ الشاھد الغائب رب مبلغ اوعی من سامع فلا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔ (بخاری)

(مسلمانو!) تمہارے خون اور مال تم پر ویسے ہی حرام ہیں جیسے تم پر اس دن اور اس مہینے اور اس شہر کی حرمت ہے۔ اللہ سے ملنے (موت) تک تمہیں یہی حکم ہے۔ خبردار (سن رکھو) میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا ہے۔ صحابہ نے تصدیق کی۔ پھر فرمایا خدایا تو بھی گواہ رہ (کہ میں نے تبلیغ کر دی ہے) اب چاہئے کہ حاضرین غائبوں تک (یہ احکام) پہنچا دیں۔ بسا اوقات مجلس میں سننے والوں سے نہ سننے والے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ (خبردار) میرے بعد عملی منکر نہ بن جانا کہ آپس میں قتل و قتال کرنے لگ جاؤ۔
اس خطبے میں جو جامعیت ہے وہ ناظرین خود ہی غور کر لیں یہاں تفصیل کا مقام نہیں۔ مختصر یہ ہے کہ حق العباد (جس سے تمام خرابیاں واقع ہوتی ہیں) کے متعلق ایسے جامع اصول ارشاد فرما دئیے ہیں جن پر مسلمان عمل پیرا ہوں تو کوئی کمی باقی نہیں۔ کاش اہل اسلام عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً اپنے پیارے ہادی فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبہ کی قدر کریں اور ایک دوسرے کی عزت جان و مال کی حرمت کیا کریں۔

نماز عید سے واپسی نماز عید سے فارغ ہو کر گھروں کو آئیں تو مسنون امر ہے کہ جس راستے سے گئے ہیں وہ بدل دیں اور دوسری راہ اختیار کریں تاکہ خدا کی کبریائی کی گونج سے تمام راہیں گونج جائیں۔

قربانی آج کے دن مسلمانوں نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی یاد کو از سر نو تازہ کرنا ہے [illegible]
[illegible]

کر اے میری جان و مال کے حقیقی مالک میں تیرے ملک
اس وقت میں تیرے ارشاد کے مطابق یہ جان پیش کرتا
ہوں مگر اس جان کی قربانی ہی میرا اصل مقصد نہیں
بلکہ میری اپنی جان بھی ہر وقت حاضر ہے۔ جب بھی تیرا
ارشاد ہو۔ مجھے قربان کرنے میں ذرا بھر دریغ نہیں۔ اس لئے
روایت ہے کہ قربانی کا جانور مذبح میں لٹا کر یہ کلمات
آنحضرت فرماتے۔

انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی
ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک
لہ وبذلک وما انا اول المسلمین اللہم
منک ولک۔ (ابن ماجہ)

میں نے اپنی ذات کو آسمان زمین پیدا کرنے والے کے
سپرد کر دیا ہے۔ یک رخہ مسلم ہوں مشرک نہیں
ہوں۔ میری نماز میری قربانی بلکہ زندگی اور موت
دنیا کے حقیقی پروردگار کے لئے ہے۔ اور بس۔
اس کا کوئی شریک نہیں اور میں سب سے اول
فرمان بردار ہوں اے اللہ یہ تیرا دیا ہوا (مال)
ہے اور تیرے لئے فدا کرتا ہوں۔

سبحان اللہ کیسا اچھا اور عمدہ توحید کا سبق ہے اور کیا
اچھی معرفت ہے۔ کاش مسلمان اس دعا کو پڑھا کریں
اور اس سے سبق حاصل کریں اور خدا کی پیدا کردہ
اشیاء کو اسی کے نام پر قربان کریں اور اسی کے نام
کی نذر مانیں۔ غیر اللہ نذر نیاز کو ترک کر دیں۔

قربانی کا جانور قربانی کا جانور تندرست، بے عیب
موٹا تازہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ خدا بھی پاک ہے اور
پاک اچھی ہی چیز کو قبول کرتا ہے۔

عیب دار جانور نہ ہو قربانی کا جانور لنگڑا بیمار
[illegible] کیونکہ کان کٹا [illegible]
[illegible]
[illegible]
قربانی کا گوشت [illegible]
[illegible]

[illegible] بکرے کا علم بالکل نہ ہو سکے جو چاہے اس میں سے
حسب ضرورت کاٹ کر لے جائے تو جائز ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایسا کیا اور فرمایا تھا
من شاء اقتطع (ابو داؤد)

اس سے صدقہ دینے کا ثبوت ملتا ہے اور ظاہر
ہے کہ من کے عموم سے غیر مسلم نادار و غرباء بھی مستفید
ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ یعنی غیر مسلم بھی مسلمان کی قربانی
کا گوشت کھانا چاہے تو مسلمان اسے بھی دے سکتا ہے

صاحب ہمت ہر سال قربانی کرے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال قربانی کیا کرتے اور فرمایا کرتے
تھے۔ یا ایہا الناس علی کل اھل بیت فی کل عام
اضحیۃ (ابن ماجہ۔ ترمذی)

اے لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی ہے۔
ایک روایت میں آیا ہے۔
جو شخص مالدار ہو کر قربانی نہ کرے وہ ہماری
عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

گائے اور اونٹ اونٹ اور گائے کی قربانی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے خود کی اور فرمایا کہ ایک گائے میں
سات حصہ دار شریک ہو سکتے ہیں اور اونٹ میں دس
شرکا شرکت کر کے قربانی کر سکتے ہیں۔ یہ ایک ایک
حصہ ہر گھر والوں کے لئے کافی ہے جیسے ایک بکرا
گھر کے تمام مردوں کی طرف سے کفایت کرتا ہے۔

قربانی کی کھالیں قربانی کی کھال غرباء مساکین کا
حق ہے۔ افضل یہی ہے کہ مساکین کو دے دی جاویں۔
کھال کو خود دباغت دے کر یا دلا کر اپنے استعمال میں
لانا جائز ہے۔ مگر بیچ کر قیمت اٹھانا منع ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔
استمتعوا بجلودھا ولا تبیعوھا (احمد)
چمڑوں سے فائدہ اٹھاؤ مگر بیچو نہیں۔
تمام [illegible] ہو تو بے شک دے سکتے ہیں مگر بطور
[illegible] جائز نہیں۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لیکن خیال رہے کہ ان کا گوشت اور خون [illegible]
ینالہ التقوی منکم۔ (قرآن مجید)
کہ خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہ
پہنچیگا اس تک ان تو وہ کام متصل ہوگا جو تمہاری
(پرہیزگاری) کی بناء پر کیا جائے۔
ارشاد نبوی کے یہی معنی ہیں
ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی
قلوبکم واعمالکم۔
کہ خدا تمہاری خوش وضع صورتوں کو نہیں دیکھیگا
بلکہ تمہارے دل اور اعمال کو دیکھے گا۔
زندہ دل شاعر بھی انہیں معنوں میں کہتا ہے۔

میرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا
سرخ و سفید مٹی کی صورت ہوئی تو کیا

عدل

(از قلم مولوی زین العابدین صاحب باڑہ ضلع غازیپور)

مضمون ہذا کی پہلی قسط بعنوان صراط مستقیم
اہلحدیث ۳۰۔ ستمبر سنہ میں شائع ہو چکی ہے
بقیہ مضمون نظر سے اوجھل ہونے کی وجہ سے
اشاعت پذیر نہ ہو سکا۔ نامہ نگار صاحب
کی مکرر یاد دہانی پر بعد تلاش درج ذیل ہے
چونکہ اس قسط میں "عدل" کے موضوع پر
خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ اس لئے مضمون کا
عنوان بھی "عدل" ہی رکھا گیا ہے۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔
وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى
(انعام۔ پ) اور جب کبھو تم انصاف سے کہو گو
قرابت داری کیوں نہ ہو۔

یہ عدل وہ عدل ہے جس کے جملہ ادیان عالم [illegible]
یہ بات اسلام ہی نے پیش کی ہے اور اس [illegible]
کیا ہے کیونکہ بغیر اس کے نظام عالم [illegible] سکتا
[illegible]

(۲) عدل۔ عدل سے ہی سلطنتیں قائم رہتی ہیں

اسی سے رعایا اور رعایا کے مابین تعلقات قائم ہیں جس ملک میں عدل نہیں وہ ملک بے روح ہے۔ اس کا قیام محال ہے۔ ان عدل ہی صافی قلب و مزکی نفس ہے فرمایا۔ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (مائدہ)

عدل کرو کہ وہ پرہیزگاری کے قریب تر ہے۔

مگر ہمارے برادران اہل کتاب (نصاریٰ) نے ایک نمونہ عدل کا یہ پیش کیا ہے کہ

ساری اولاد آدم کی ایک خطا سے آلودہ ہو چکی تھی اللہ کے عدل نے چاہا کہ نیا دہ بخشیں اور رحم کا تقاضا ہوا کہ سب کو بخش دیں۔ ہر دو کے موافق اس مشکل کو اللہ نے اس طرح حل کیا کہ اس نے اپنے بیٹے یسوع (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو بھیجا تاکہ سب کے گناہوں کے بوجھ کو اپنے سر پر لے اور سزا کا مستحق ٹھیرے۔ اور اپنی رحمت کاملہ سے سارے بندوں کو بخش دیا اور یسوع پر عدل قائم کیا۔

قاعدہ یہ ہے کہ جو مجرم ہوتا ہے وہی سزا پاتا ہے۔ ایک کا الزام یا خطا کسی دوسرے پر آ نہیں سکتا۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (فاطر پ۲۲)

کوئی کسی دوسرے کا بوجھ اٹھا نہیں سکتا۔

اگر ایسا کیا جائے تو ظلم ہوگا۔ ہاں بات تو اسی قدر ہے کہ حقوق العباد کا فیصلہ عدل سے اور حقوق اللہ کا فیصلہ رحم سے کیا جاوے۔

اب آیت بالا پر غور کریں جبکہ قرابتداری کے معاملہ میں عدل کرنے کا حکم ہوتا ہے۔ یہ کیا نازک موقع ہے۔ کوئی اپنے لڑکے کو کجا اپنے قرابت داروں کو مجرم نہیں گردان سکتا۔ بلکہ ہر موقع ہر پہلو سے اسے بری کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اسلام نے یہ حکم جاری کیا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ (نساء پ۵)

اے ایمان والو! انصاف کو قائم کرنے والے اللہ کے لئے شہادت دینے والے رہو۔ اگرچہ شہادت خود تمہارے خلاف یا ماں باپ اور قرابتداروں کے خلاف ہو۔

اور فرمایا:۔

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ (بقرہ پ۳)

شہادت کو مت چھپاؤ اور جو شہادت چھپائیگا پس تحقیق کہ اس کا دل گنہگار ہے۔ اور اگر کسی قوم سے دشمنی ہو تب بھی اُس قوم کے معاملے میں انصاف نہ چھوڑو۔ جیسا کہ فرمایا۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ (مائدہ پ۶)

ہرگز تم کو مجبور نہ کرے کسی قوم کی دشمنی بے انصافی پر بلکہ انصاف کرو وہ قریب تر ہے پرہیزگاری کیلئے۔

ہمارے اسلام میں اس قسم کے احکام بکثرت ہیں جو فوائد و حفاظت تمدن اور عروج و ترقی تمدن کے لئے مستحسن بلکہ اکمل ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کے عاملین بھی تھے یا ہیں۔ اس کے متعلق تواریخ و سیر عالم شاہد ہیں کہ تمدن و مذہب کی حفاظت جیسا کہ اسلام نے کی ہے ویسا کسی مذہب اور کسی حکومت نے نہیں کی۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا الخ (حج پ۱۷)

اور اگر دفع کرنا نہیں ہوتا اللہ کا بعض لوگوں کو بعض کے ذریعے سے تب البتہ منہدم ہو جاتیں خانقاہیں اور عبادت گاہیں عیسائیوں اور یہودیوں کی۔ اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت لیا جاتا ہے

و نیز اس کے بارے میں حکم فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا الخ (نحل پ۱۴)

تحقیق کہ اللہ حکم کرتا ہے انصاف اور احسان کرنے اور قرابت داروں کو (مالی امداد) دینے کا اور منع کرتا ہے وہ ساری بےحیائیوں اور منکرات اور زیادتی کرنے سے۔ نصیحت کرتا ہے اللہ تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو اور پورا کرو اللہ کے قول اقرار کو۔ جب عہد کرو تم۔ اور مت توڑو قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد۔

بس اب ایک دو واقعات سلف کے پیش کرکے مضمون تمام کرنا چاہتا ہوں۔ ایک واقعہ مابین یہودی اور مسلمان کا جو دربار نبوی میں پیش ہوا وہ یہ ہے کہ۔

دونوں نے عدالت نبوی میں اپنا اپنا مقدمہ دائر کیا بعد اظہار و بیان مسلمان کے خلاف اور یہودی کے حق میں فیصلہ سنایا گیا۔ بعد اس کے حضور صلعم کے فیصلے کو نہ ماننے کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے مسلمان کا خاتمہ تلوار سے کر دیا۔

(۲) اور ایک دوسرا واقعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت میں ایک یہودی نے حضرت علیؓ پر قاضی وقت کی عدالت میں پیش کیا۔ قاضی نے حضرت علیؓ سے گواہ مانگا۔ انہوں نے اپنے بیٹے حسنؓ کو گواہ پیش کیا۔ لیکن چونکہ باپ بیٹے کا تعلق تھا اس لئے ان کی شہادت نہیں لی گئی۔ تب قاضی نے حضرت علیؓ کے خلاف فیصلہ سنایا۔ بعد کو یہودی خود اپنے جھوٹے دعوے کا اقرار کرکے معافی کا خواستگار ہوا۔ اور اسی وقت حلقۂ اسلام میں داخل ہو کر مستفیض ہوا۔ کیونکہ اس نے محض اسلامی عدل دیکھنا تھا چنانچہ دیکھ لیا کہ اسلام کے جملہ احکام جامع اور ارفع و اقویٰ ہیں۔ لہذا اس نور آگیں شریعت پر چلنا دارین (دنیا و آخرت) کی فلاحت و شرافت مقصود ہے۔

(۱) ...

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ ... کے عہد کے حالات مفصل ... کے مناظر قابل دید ہے ... منگوانے کا پتہ ...

ahmadimuslim.de

سوالات از آریہ صاحبان

(۱) آریہ مادہ کو جزء لایتجزیٰ کہتے ہیں حالانکہ اسکی ہستی یا وجود کا کوئی بدیہی ثبوت اون کے پاس نہیں ہے اور تجربہ اور مشاہدہ سے اس کا عدم اور وجود مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ بفرض محال اگر وہ کوئی چیز ہے تو بتلائیے کہ ایک ذرہ میں کوئی وزن ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو اون کے متعدد جمع ہو جانے پر کوئی وزن کہاں سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر ہے تو ایک ذرہ کا جو وزن آپ بتلائیں اوس کا نصف مان کر اوس کی تقسیم ہو سکتی ہے اور وہ اس طرح سے قابل تقسیم اور حادث ہے یا نہیں۔

(۲) ایک ذرہ میں اگر لمبائی، چوڑائی، موٹائی نہیں تو اون کے مجموعہ میں لمبائی چوڑائی موٹائی کہاں سے پیدا ہو گئی۔ اور کچھ بھی لمبائی چوڑائی موٹائی ہے تو قابل تقسیم کیوں نہیں۔ اور وہ حادث کیوں نہیں۔

(۳) تمام جزء لایتجزا ایک ہی سائز، رنگ و بو خاصیت، مزاج و تاثیر وغیرہ کے ہیں یا مختلف۔ اگر مختلف کے ہیں تو ایک ذرہ دوسرے ذرہ کی خاصیت رنگ۔ بو۔ تاثیر میں تبدیلی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتی ہے تو اس کا اصل وجود و خواص قدیم کہاں قائم رہے وہ تو ایک دوسرا ذرہ بن گیا اور اس کا اصل وجود فنا ہو گیا۔ اگر نہیں ہو سکتا تو گرم اشیاء سرد میں، سرد گرم میں، تاریک روشن میں، روشن تاریک میں جیسے دیا سلائی کا مسالہ شعلہ کی شکل میں ہو جاتا ہے۔ برف پانی کی شکل میں، پانی برف کی شکل میں کڑوا یا کھٹا۔ میٹھاس کی لذت میں، نیلا اور پیلا رنگ ملکر ہرے کی شکل میں کیسے تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ تبدیلی ان کے اصلی خواص کو فنا ہونا ثابت کرتی ہے یا نہیں اگر آدمی گھوڑا بن جائے اور گھوڑا بیل اور بیل بکرا تو کہاں وہ کی اصلی حیثیت اور وجود قائم رہا یا مٹ گیا۔

(۴) جاندار جسموں کو دیکھ کر کسی فتر کے

حوالہ سے روح کی مفصل کیفیت اور انکے خواص بالتشریح بتلائیے نیز یہ بتلائیے کہ روح کے خواص تبدیل ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر تبدیل ہو سکتے ہیں تو روح اپنے ذاتی خواص کے ساتھ کیسے قدیم رہی۔ اگر نہیں ہو سکتے تو روح کے علم میں کمی و بیشی کیسے ہو جاتی ہے۔ جو چیز آج ہمیں یاد ہے وہ کچھ عرصہ کے بعد کیوں بھول جاتی ہے۔ اگر قدیم روح کے قدیم خواص کسی وقت فنا ہو سکتے ہیں تو روح بھی کیوں فنا نہیں ہو سکتی۔ اگر خدا کے اندر اس قدر طاقت ہے کہ وہ روح کے خواص کو فنا کر سکتا ہے تو وہ اصل روح کے فنا کرنے میں کیوں لاچار و قاصر سمجھا جاتا ہے۔ اسیطرح اگر وہ روح کو فنا کر سکتا ہے تو اسے پیدا کیوں نہیں کر سکتا۔ کون سی چیز اوس کو اس فعل سے مانع ہے

(۵) خدا کی طاقت و علم محدود ہے یا غیر محدود اگر محدود ہے تو خدا اور انسان میں کیا فرق ہے۔ اور اگر غیر محدود ہے تو آریہ صاحبان نے اس کی طاقت پر یہ حکم کیسے لگا دیا کہ وہ نیستی سے ہستی نہیں کر سکتا۔ حالانکہ یہی حکم انسان کی طاقت پر بھی لگا ہوا ہے کہ وہ نیستی سے ہستی نہیں کر سکتا۔

(۶) ایک کچا آم جو بالکل کھٹا ہوتا ہے۔ پال میں رکھنے پر میٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے وزن میں نہ کمی آتی ہے نہ بیشی نہ اس کے اندر باہر سے کوئی مٹھاس داخل کی جاتی ہے تو اوس کی کھٹائی کی دوری یا عدم موجودگی ہستی سے نیستی اور مٹھاس نیستی سے ہستی ہوئی یا نہیں۔

(۷) بروئے تناسخ روح جب ایک جسم سے نکل کر فوراً ہی دوسرے جسم میں داخل ہو جاتی ہے تو کبھی ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ایک انسان کی روح نکل کر خود ہی کسی دوسرے تازہ مرے ہوئے انسان یا جانور کے جسم میں گھس جائے اور وہ انسان یا جانور زندہ ہو جائے اور اپنے اعمال کی سزا اوس انسان یا جانور کے جسم میں بھگتے۔ رحم عورت جبکہ روح کے داخل ہونے کی جگہ اور رہنے کی جگہ ہے تو عقیم عورت کے رحم میں روح داخل ہونے سے کیوں گریز کرتی ہے اور روح کا یہ قید خانہ کیوں خالی اور بیکار پڑا رہتا ہے اور ایسے خالی اور بیکار قید خانہ کو پرمیشور نے کیوں بنایا

(۸) ایک روح کا تعلق جسم کے کل ذرات کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنی کل ذرات کے مجموعہ یا ڈھیر کے ساتھ ہوتا ہے یا علیحدہ علیحدہ ہر ذرہ سے۔ اگر ہر ذرہ سے علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے تو روح بوجہ تعدد ذرات تقسیم ہو گئی یا نہیں اور تقسیم ہو کر حادث ہوئی یا نہیں۔ اور اگر ہر ذرہ سے تعلق علیحدہ علیحدہ نہیں ہوتا تو آدمی یا جانور کا کوئی عضو کٹ کر اور جسم انسان یا حیوان سے جدا ہو کر حرکت کیوں کرتا ہے۔ چھپکلی کی دم کٹ کر اور اسکے جسم سے علیحدہ ہو کر بہت دیر تک کیوں تڑپتی اور ناچتی رہتی ہے۔ کیا یہ روح کے تقسیم ہو جانے کی دلیل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ برساتی کیچوہ خراطین کے دو ٹکڑے کر دئیے جائیں تو دونوں ٹکڑے علیحدہ علیحدہ جسم رہ کر دو مستقل ذات رکھنے والے دو کیچوے بن جاتے ہیں۔ بتلائیے یہ ایک روح دو کیچوؤں میں کیسے تقسیم ہو گئی۔ اب بتلاؤ کہ روح حادث ہے یا قدیم

(۹) انسان کے دل، دماغ۔ آنکھ۔ ناک۔ کان وغیرہ میں مختلف طاقتیں مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ روح نکل جانے کے بعد یہ طاقتیں فنا ہو جاتی ہیں تو ہستی سے نیستی ہوئی یا نہیں۔ اگر کہو کہ یہ سب طاقتیں روح کے ساتھ ساتھ رہتی ہیں اور اسی کے ساتھ ساتھ چلی جاتی ہیں۔ اور درا صل یہ اوسی کی طاقتیں ہیں تو ایک انسان روح رکھتے ہوئے بہرا۔ اندھا۔ پاگل کیونکر ہو جاتا ہے۔ کلورا فارم سونگھانے کے بعد روح کی یہ طاقتیں کیوں کام نہیں دیتیں۔ اگر صرف ایک دوا کلورا فارم روح کے صفات اور طاقتیں زائل کر دیتی ہے تو خدا خود اپنی طاقت سے اوس روح کو فنا کرنے پر کیوں قادر نہیں سمجھا جاتا۔

(۱۰) ایک کاتب جو کہ لکھنا جانتا ہے خواہ وہ

(۲۵۹)

کسی وقت تحریر کا کام کرے۔ ہر وقت کاتب کہلاتا ہے اور یہ لکھنے کی صفت اس کی ذاتی صفت ہے۔ اسیطرح ہر شخص جو کہ ایک فن کا ماہر ہے ہر وقت اوس فن کا ماہر کہلائے گا خواہ وہ کسی وقت اوس کا اظہار کرے اور خواہ وہ فعل اوس سے کسی وقت بھی سرزد ہو۔ جیسے ایک ماسٹر ہر وقت ماسٹر کہلائے گا خواہ کسی وقت لڑکے پڑھا رہا ہو یا نہیں۔ وکیل ہر وقت وکیل کہلائے گا خواہ وہ کسی وقت وکالت کرے۔ ڈاکٹر ہر وقت ڈاکٹر کہلائے گا خواہ کسی وقت علاج کر رہا ہو یا نہیں۔

علیٰ ہذا القیاس تو آریہ صاحبان خدا کے لئے یہ امر کیوں ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ جب خالق ہو سکتا ہے کہ فعل خلق اس سے ہر وقت ہر آن سرزد ہوتا ہے۔ لیکن یہ نہیں جانتے کہ بجواب اصول کل صفت خالقیت اوس سے کیسے جدا ہو سکتی ہے خواہ وہ کسی وقت اوس سے سرزد ہو۔ البتہ ویدک پرمیشور پر یہ اعتراض وارد ہو سکتا ہے کہ جب وہ روح اور مادہ پیدا کرنے سے عاری اور قاصر ہے تو کس چیز کا خالق ہے اور جبکہ دنیا خود اور اوس کی ہر چیز روح اور مادہ ہی کے ذریعہ اور وجود سے بنے ہیں اور ہر جاندار روح اور مادہ ہی کے اتصال کا نتیجہ اور ظہور ہے تو ویدک پرمیشر کا بحیثیت خلق اوسپر کیا احسان ہے۔ جبکہ وہ اپنے اجزا ترکیبی کی حیثیت سے قدیم ہے۔ ایک خدا بلا استثنٰی روح و مادہ ہر چیز کو اپنی قدرت سے پیدا کرتا ہے۔ دوسرا روح اور مادہ دو آزاد ہستیوں پر ناجائز قبضہ جما کر انکو بغیر کسی استحقاق قانونی یا ملکیت جبراً اپنے قبضہ میں لا کر دنیا بنانے میں استعمال کرتا ہے تو انصافاً بتلائیے دونوں میں کون خدائی کے سزاوار اور قابل ہے اور کس کی صفت خالقیت کامل ہے۔ اپنی خالقیت کی صفت کا اظہار کرنے کے لئے محتاج بالغیر ہونا کیسی خدائی ہے۔ اور ایسے اعتقاد سے خدا کی کس قدر بے بسی اور توہین لازم آتی ہے۔

راقم نیاز مند

محمد عبد المنان قریشی ازمام پور منہاران

تفسیر سورہ کافرون

قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ۔

یعنی اے نبی تو اپنے حال و مقال سے بتادے کہ دین حق کے منکرو میں اس کو نہیں پوج سکتا جسکو تم پوجتے ہو کہ نہ تم ہی اس کے پرستار ہو جسے میں پوجتا ہوں۔ اور نہ میں آیندہ ہی کبھی اس شے کی عبادت کرنے والا ہوں جسکو تم پوج رہے ہو اور نہ تم ہی اسکو پوجنے والے ہو جس کی عبادت میں کر رہا ہوں۔ تم کو تمہاری راہ ہے اور مجھے میری راہ

یہ سورہ بڑے پائے کی ہے اس میں توحید پر قائم رہنے کی زبردست ہدایت اور کفر و شرک سے جدا رہنے کی بڑی تاکید ہے۔ یہ وہ سورہ ہے جس پر ایک سچا مسلمان کاربند ہو کر کبھی شرک و کفر کی طرف مائل نہیں ہو سکتا۔ اور ہمیشہ کے لئے اہل شرک کی کرتوتوں سے بیزار رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہادی کامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ پاک کی شان میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ سورہ قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

اور حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ قرآن کریم میں شیطان پر اور کوئی سورت زیادہ سخت اس سورت سے نہیں کہ اس میں ہمیشہ کے لئے عملی طور پر توحید پر قائم رہنے اور شرک سے برّیت کا ذکر ہے۔

اس سورت پاک کی حقیقت سمجھنے میں اکثر لوگوں نے دھوکہ کھایا ہے اور اسکے ایسے معانی بیان کئے ہیں جس سے قرآن کریم اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر حرف آتا ہے اور ان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس سورت میں کفار کو ان کے دین پر رہنے کی اجازت ہے یا یہ کہ کافروں کا کفر خدائے پاک کو پسند ہے

یہی وجہ ہے کہ بعض بڑے طبقہ کے مفسرین نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ یہ سورہ منسوخ ہے۔ سخت حیرت ہے اُن حضرات نے ایسا کیوں گمان کر لیا۔ حالانکہ یہ سورت کفر و ایمان میں ہمیشہ کے لئے قول فیصل اور محکم ہدایت ہے۔ اس نے علم اخلاق کے اس زبردست اصول کو حل کیا ہے اور دنیا کو وہ سبق پڑھایا ہے جس پر آج مہذب ممالک کو فخر ہے۔ جس سے دنیا بالکل بے خبر تھی اور جس کے نہ جاننے سے ہزارہا قسم کے فتنے و فساد برپا ہوتے تھے۔ پہلے اس سورہ پاک کا شان نزول بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکے بعد وہ اخلاقی سبق باسانی سمجھ میں آجاویگا۔

اس سورت کا شان نزول یہ ہے کہ کفار مکہ کی ایک جماعت جیسے ابوجہل۔ عاص بن وائل۔ ولید بن مغیرہ وغیرہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آپ کے چچا کی معرفت یہ پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے بتوں کی مذمت و مخالفت چھوڑ دیں تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کو ہماری ذات سے کسی قسم کی اذیت یا تکلیف نہ پہنچیگی۔ اور ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا کہ نئی قسم کی تعلیم سے اگر آپ کا مقصد بادشاہ بننا ہے تو ہم آپ کو اپنا سردار اور امیر بنا لیتے ہیں۔ اگر مال مقصود ہے تو ہم اس قدر روپے جمع کئے دیتے ہیں کہ آپ سب سے بڑے دولت مند ہو جائیں گے۔ اگر کسی حسین خوبصورت عورت سے نکاح کا شوق ہے تو قبائل قریش کی حسین سے حسین لڑکی کے ساتھ آپ کا نکاح کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ آپ ہمارے بتوں کی مذمت نہ کریں اور توحید کی اشاعت چھوڑ دیں۔ ان تمام ترغیبات و مواعید انعامات کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ان امور میں سے کسی کی بھی خواہش نہیں۔ میرا مقصد تو صرف یہ ہے کہ تم لوگوں کو ہلاکت اور تباہی سے نکالکر ابدی نجات کی راہ دکھلاؤں اور تم کو تمہارے خالق کی

ahmadimuslim.de

رضامندی کا تمغہ دلاؤں۔

سرداران قریش کو جب اس طرح بھی کامیابی نہ ہوئی تو انہوں نے ہار کر یہ پیغام بھیجا کہ اچھا اگر یہ منظور نہیں تو آپ اور ہم اس طرح صلح کر لیتے ہیں کہ ایک وقت آپ ہمارے بتوں کی پوجا کر لیا کریں۔ دوسرے وقت ہم آپ کے ساتھ مل کر آپ کے معبود واحد کی عبادت کر لیا کرینگے۔ اس طرح باہمی مصالحت سے آئے دن کی کش مکش اور مخالفت کا خاتمہ ہو جائیگا۔ ہم اور آپ ہمیشہ کے لئے شیر و شکر ہو جائینگے۔ ورنہ آپ ہم سے الگ رہ کر اپنا نیا دین کبھی جاری نہیں کر سکتے اور نہ کبھی اپنے مقصد میں کامیاب ہونگے۔

اس نئی تجویز صلح کا جواب بھی آپ نے ایسا صاف اور بے لاگ دیا جس پر اگر انصاف سے غور کیا جائے تو سعید روح کو اس کے تسلیم کرنے میں کچھ تامل نہیں ہوتا کہ آپ سب راست بازوں اور صادقوں کے امام ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر آفتاب میرے دائیں اور ماہتاب بائیں ہاتھ پر لا کر رکھ دیا جائے تو بھی میں تمہارے ساتھ ہرگز ہرگز متفق نہیں ہو سکتا۔ اور وحی الٰہی کے مطابق یہ جواب ان کو سنایا جو اس سورہ مبارک میں ہے کہ کفر و اسلام کا میل نہ اب ہے اور نہ کبھی آیندہ ہرگز ہو سکتا ہے۔ توحید اور شرک کبھی جمع ہو ہی نہیں سکتے۔ تم مجھ سے ہرگز یہ توقع نہ رکھو۔ اگر خدائے واحد کی عبادت منظور نہیں تو میں بھی تمہارے معبودان باطل کی عبادت نہیں کر سکتا تم اپنے حال میں مست رہو اور میں اپنے حال میں۔ تمہارا دین تم کو مبارک اور میرا دین مجھ کو۔

یہ جواب سن کر اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔

اب ذرا ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔ سلطنتوں اور حکومتوں کا رعایا کی مذہبی آزادی میں دست اندازی کرنا ہمیشہ خونریزی و فساد کا باعث ہوا ہے۔ اس لئے حکماء اخلاق و ماہرین سیاست کی رائے ہے کہ رعایا کے ہر فرد کو امور مذہبی میں آزادی ہونی چاہئے کہ جو عقائد ان کو درست اور صحیح معلوم ہوں ان کو اختیار کریں اور جو طریقہ عبادت ان کے نزدیک بہتر ہو اس پر عمل کریں کسی دوسرے کو ان کے معتقدات و اعمال مذہبی کے بارے میں جبر و تشدد کرنے کا حق نہیں ہے۔ جس طرح ماحول میں تغیر ہونے سے آدمی کے جسم میں تغیر ہوتا ہے ایسا ہی اس کی معلومات میں تغیر ہوتا ہے۔ جو بات ایک وقت میں بالکل صحیح اور یقینی معلوم ہوتی ہے وہ آئندہ کے تجربہ اور ماحول کے تغیر سے کبھی غلط ہو جاتی ہے اس لئے عاقل کے لئے احتیاط کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے کسی مد مقابل کو جو کہہ رہا ہے۔ اور اس کی سمجھ میں حق نہیں جچتا تو اس کو اسکے حال پر چھوڑ دے اور اسکے سامنے اپنی صداقت اور راستبازی پر قائم رہ کر اسکے دل کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا رہے۔ قانون فطرت اپنے وقت پر جب آیندہ واقعات یا تغیرات کے ذریعہ اسکے کسی عقیدہ کو غیر صحیح اور کسی دوسرے عقیدہ کو اس سے بہتر ثابت کر دیگا تو وہ اس عقیدہ جدیدہ کو بطیب خاطر قبول کر لیگا۔ قرآن کریم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ اسلام میں اسی اصول کو ملحوظ رکھنے کی تعلیم فرمائی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ کافروں سے کہہ دے لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ۔ اگر اس وقت یہ سچائی اور حقانیت جسکی طرف میں تم کو بلاتا ہوں تمہاری سمجھ میں نہیں آتی تو تم اپنے طریق پر عمل کئے جاؤ اور میں اپنے مذہب پر قائم ہوں قانون قدرت کچھ عرصہ بعد تمہارے اس عقیدہ کو خود بخود غیر صحیح ثابت کر دیگا۔ اور تم میں جو سعید روحیں ہیں انکو معلوم ہو جائیگا کہ اس سے پہلا خیال غلط تھا۔ اور آیندہ بھی تم اسی طریق سے انسانی کمالات کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ نفاق اور مداہنت انسانی ترقی کی راہ میں سخت ترین واقع ہیں۔ بعض وقت سمجھدار لوگ بھی دھوکا کھا کر ان بدخصلتوں کے ذریعے سے کامیابی کے خواہاں ہوتے ہیں، مگر اخیر میں انکو شرمندہ و نادم ہونا پڑتا ہے۔ اس سورہ پاک میں اس بری عادت سے بھی روکا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں ہمیشہ کیلئے مؤمنوں اور کافروں کے درمیان ایک حد فاصل کھینچ دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کفر و اسلام کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے نفاق اور مداہنت سے اگر ان دونوں کو کوئی ایک جگہ پر جمع کرنا چاہے تو اس کی سخت غلطی ہے۔ اگر وہ کفار ہمیشہ کفر و شرک پر قائم اور توحید و اخلاص سے متنفر ہوتے ہیں تو اہل حق ہمیشہ ایمان و اخلاص پر قائم اور کفر و شرک سے بیزار رہتے ہیں۔ اس لئے احتمال ہے کہ آپس کی کش مکش سے فتنہ و فساد ہوں۔ اور لوگوں کی جان و مال پر آبنے۔ اور ایک دوسرے کی آزادی کے سلب کرنے اور ایک دوسرے مذہب میں دخل دینے کی وجہ سے قتل و خونریزی تک نوبت پہنچ جائے۔ پس قرآن کریم نے اپنے متعلقین کو ہدایت فرما دی کہ ایسے موقع پر ہمیشہ اپنا عمل لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ پر رکھ کر دنیا میں امن و سلامتی کے شاہزادے بنے رہو۔ اگر تم نے اس زریں اصول کو ہاتھ سے نہیں دیا تو تھوڑے دنوں میں تمہارے مخالفوں پر سچائی کا راستہ خود بخود کھل جائیگا۔

یہ ہے سچا ایمان اخلاص جس کی مؤمن موحد کو ہمیشہ پیروی کرنی چاہئے۔ کفار کے عقائد باطلہ و خیالات واہیہ سے سچا مؤمن ہمیشہ علیحدہ رہتا ہے اور ایک منٹ کے لئے بھی کسی لالچ و طمع کی وجہ سے عقائد مذہبی میں ان کے ساتھ مداہنت و اتفاق نہیں کر سکتا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ مشرکین و کفار کی مذہبی آزادی سے بھی کچھ تعرض نہیں کرتا اور قولاً و عملاً اپنے مذہب کی تعلیمات کی خوبیاں ابنائے زمانہ کے ذہن نشین کرتا رہتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ یہ سورہ مبارک کیسی توحید کی دلدادہ و کفر و شرک سے بیزار کرنے والی ہے۔ دنیوی حیثیت سے کس قدر قوم و ملک اور حکومت و سلطنت کے لئے باعث امن و سلامتی ہے۔ اور منکرین کی ہدایت و رشد کے لئے کیسا اعلیٰ اصول سکھلاتی ہے اور یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس سورت کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن مجید کے برابر ارشاد فرمایا ہے بالکل حق و درست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ زیادہ والسلام!

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

تفسیر آیہ کریمہ۔ یعنی لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کی تفسیر ہے۔ از امام ابن تیمیہ (اردو ترجمہ) قیمت ۱۲ [illegible] ملنے کا پتہ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مسند امام ابو حنیفہؒ اور علماء احناف

(مرقومہ مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب فریدکوٹی)

اہل حدیث کے مدارس عربیہ میں صحاح ستہ کی تعلیم خصوصیت کے ساتھ دی جاتی ہے۔ اور اہل حدیث طلباء جو علماء بن کر نکلتے ہیں۔ ان میں سے اکثر طلباء احناف کی کتب حدیث سے محض بے خبر ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض پرانی ٹائپ کے علماء حضرات کتب فقہ متداولہ وغیر متداولہ کو شاذ و نادر ہی پڑھتے ہیں۔ اگر ہمارے مدارس کے طلباء حدیث خفتہ حنفی کو کسی قدر سبقاً سبقاً پڑھ لیا کریں تو ان کو عجیب و غریب مسائل و معلومات حاصل ہوں۔ آج ہم مسند امام ابو حنیفہؒ کی صرف دو احادیث آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مسند حصکفی کے نام سے مشہور ہے۔

قال ابو حنیفۃ ولدت سنۃ ثمانین وحججت مع ابی سنۃ ست وتسعین وانا ابن ستۃ عشرۃ سنۃ فلما دخلت المسجد الحرام ورایت حلقۃ عظیمۃ فقلت لابی من ھذہ فقال حلقۃ عبد اللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی صاحب النبی صلعم فتقدمت فسمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تفقہ فی دین اللہ کفاہ اللہ تعالیٰ ھمہ ورزقہ من حیث لا یحتسب ص۲۔

(خلاصہ) امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں میری پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔ اور میں نے اپنے والد صاحب کے ساتھ ۹۶ھ کو حج کیا جبکہ میری عمر سولہ برس کی تھی جب میں مسجد الحرام میں داخل ہوا تو عبد اللہ بن حارث (صحابی) کا حلقہ درس دیکھا۔ اور ان سے ایک حدیث سنی ——— امام صاحب کی اس روائت سے ثابت ہوتا ہے کہ جب آپ نے عبد اللہ بن حارث صحابی سے یہ حدیث سنی تو آپ کی عمر اس وقت سولہ سال کی تھی اور یہ صحابی ۹۶ھ تک زندہ تھے۔ نیز امام صاحب کی اس روائت سے تابعی ثابت ہوجاتے ہیں۔

نمبر نقول۔ اب آپ علماء اسماء الرجال کی شہادتیں حضرت عبد اللہ کی وفات کی نسبت سنئے۔

قال ابن یونس توفی عبد اللہ بن الحارث ۸۶ھ وکان قد عمی وقال غیرہ ۸۵ھ وقال بعضھم سنۃ ست (وھذا اصح) ابن یونس کے نزدیک حضرت عبد اللہ کی وفات ۸۶ھ ہے اور بعض کے نزدیک ۸۵ھ اور بعض کے نزدیک ۸۶ھ ہے اور ۸۶ھ والی روائت زیادہ صحیح ہے۔ تاہم آپ اگر ساٹھ یا چھیاسی دونوں میں سے کسی ایک کو تسلیم کرلیں تب بھی یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ امام صاحب نے حضرت عبد اللہ سے جب یہ حدیث سنی تھی تو اس وقت امام صاحب کی عمر ۱۶ سال کی تھی اور یہ بھی ثابت نہیں ہوسکتا کہ اس وقت یعنی ۹۶ھ کو حضرت عبد اللہ زندہ تھے شیخ قاسم حنفی نے کیا خوب لکھا ہے:-

ان ابن جزء مات بمصر ولابی حنیفہ ست سنین وبان جزء لم یدخل الکوفۃ فی تلک المدۃ (ص۲۶) (اسماء الرجال حصکفی جو کہ مسند ابو حنیفہؒ کے ساتھ بطور ضمیمہ ہیں۔

لیکن سچے عاشق کا فرض ہے کہ اپنے امام کے ہر قول کی تائید میں زمین و آسمان کے قلابے ملادے چنانچہ ص۱۰ پر یہ عبارت ہے:-

واما ثانیاً فالتقی مکن بمصر او بموضع آخر قریب من الکوفۃ او بعیدھا بانتقال الامام من الکوفۃ وھو لیس بمستحیل ولا مستبعد فی ھذا العمر لا ینکرہ الا متعنت الخ

(خلاصہ) امام صاحب کی ملاقات حضرت عبد اللہ سے ممکن ہے کہ مصر میں یا کسی دوسرے موضع میں کوفہ کے قریب یا بعید ہوئی ہو اور یہ کوئی مشکل یا بعید بات نہیں اور اس ملاقات کا انکار کا لے متعنا لا ہی کرسکتا ہے۔ خوب؟

آپ نے دلیل دیکھ لی کہ کس قدر مضبوط اور اٹل درجہ کی دلیل پیش کی گئی ہے۔ جس سے روز روشن کی طرح امام کی ملاقات ثابت ہورہی ہے۔

دوسری توجیہ | فلعلہ تصحیف او ھو مبنی علی الاختلاف فی موتہ او ھو تصحیف فی لفظ الثمانین فلعلہ ستون سنۃ علی ما نقلنا من مسند الخوارزمی ولفظ التسعین التبس بالسبعین او تصحیف فی اللفظین فالثمانون ھو السبعون کما ھو عند البعض فی ولادتہ والتسعون ھو الثمانون واللہ اعلم۔ (ص۲)

(خلاصہ) یا تو یہ نسخہ ہے اور یا یہ کہ ان کی موت میں اختلاف ہے۔ اور یا یہ کہ لفظ ثمانین (یعنی ۸۰) شاید کہ یہ ستون (یعنی ۶۰) ہے جس طرح کہ ہم نے مسند خوارزمی سے نقل کیا ہے۔ اور لفظ تسعین (یعنی نوے کا لفظ) سبعین (یعنی ستر) کے ساتھ مل گیا ہے۔ (یعنی ستر نوے کی جگہ ہے) اور یا ثمانون (یعنی اسی) یہ سبعون (ستر) ہے۔ جیسا کہ بعض علماء کے نزدیک امام ابو حنیفہؒ کی ولادت ۷۰ھ ہے اور تسعون (نوے) کی جگہ ثمانون (یعنی اسی) ہے آپ نے دیکھ لیا کہ امام پرستی میں کس قدر تاویل کی گئی ہے۔ یعنی آپ فرماتے ہیں کہ جہاں امام صاحب نے اپنی عمر ۸۰ھ بتلائی ہے وہ دراصل سبعون یعنی ستر ہے۔ اور جہاں آپ نے حضرت عبد اللہ کی ملاقات ۹۶ھ بتلائی ہے وہ دراصل ۸۶ھ ہے۔ چونکہ امام صاحب کی عمر اس وقت سولہ سال ثابت کرنا ہے۔ اس لئے یہ عجیب و غریب تاویل کی گئی ہے۔ لیکن جبکہ علماء اسماء الرجال کا زیادہ رجحان اس طرف ہے کہ حضرت عبد اللہ بن حارث کی وفات ۸۶ھ میں ہوئی تو پھر مطابقت کس طرح پیدا ہوگی؟ فافھموا وتدبروا ایھا الاخوان۔

تیسری توجیہ | ولعل اباہ حملہ علی عاتقہ للازدحام فی المسجد الحرام لاسیما حلقۃ صحابی النبی صلعم وقد اراہ (ایاہ) ان یرا ویسمع واللہ اعلم ملا علی قاری۔

ملا علی قاری احناف کے مسلّم علامہ فرماتے ہیں کہ شاید آپ کے والد نے آپ کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا ہو بکثرت اژدحام و ہجوم کے تاکہ امام ابوحنیفہ رح صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ سکیں اور ان سے حدیث بھی سن سکیں۔ اس تاویل کا آپ حضرات خود ہی اندازہ لگالیں کہ کس بلند شان کی تاویل و تصریح ہے کیا سولہ سالہ بچہ بھی باپ کے کندھوں پر اٹھانے کے قابل ہوتا ہے؟

دوسری حدیث | قال ابوحنیفة ولدت سنة ثمانین وقدم عبد اللہ بن انیس صاحب رسول اللہ صلعم الکوفة سنة اربع وتسعین و سمعت منه وانا ابن اربع عشرة سنة سمعت رسول اللہ صلعم یقول حبك الشئ یعمی ویصم (ص۲۱۵) حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ میری پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔ اور عبد اللہ بن انیس (صحابی رسول اللہ صلعم) ۹۴ھ کو کوفہ میں تشریف لائے اور میں نے ان سے یہ حدیث سنی اس وقت میری عمر چودہ سال کی تھی۔ امام موصوف کی اس روایت سے نہایت صاف ثابت ہو رہا ہے کہ آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور شہر کوفہ میں حضرت عبد اللہ بن انیس صحابی ۹۴ھ کو آئے اور امام صاحب نے ان سے حدیث کی سماعت کی۔

لیکن اب آپ علماء اسماء الرجال کی رائے دیکھئے عبد اللہ بن انیس مات بالشام فی خلافة معاویة اربع وخمسین ووهم من قال سنة ثمانین کذا فی التقریب۔ یعنی حضرت عبد اللہ عہد معاویہؓ میں شام کے اندر ۵۴ھ میں انتقال فرما گئے تھے۔

لیکن اب آپ عشاقان امام کی تاویلات بھی ملاحظہ فرمائیے۔ لان اهل السیر والتواریخ مجمعون علی انه مات بالمدینة عام اربع وخمسین قبل ولادة امام بالسنین فیحمل الروایة علی نوع من المرسل فتامل (ملا علی قاری) احناف کے مسلّم علامہ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اصحاب سیر و تاریخ کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عبد اللہ بن انیس ۵۴ھ میں یعنی امام ابوحنیفہ کی پیدائش سے کئی سال قبل انتقال کر گئے تھے۔ اس لئے یہ روائت مرسل قرار دی جائیگی۔

اب آپ اسی عبارت سے سمجھ سکتے ہیں کہ عباب امام میں کیسی کیسی بعید از قیاس تاویلات تراشی جاتی ہیں

دوسری توجیہہ سنئے! | ان هذا الاسم لخمسة من الصحابة فلعل المراد غیر الجهنی۔ یہ نام (عبد اللہ بن انیس) پانچ صحابہ کا تھا اس لئے شائد کوئی دوسرے عبد اللہ ہوں۔ لیکن علماء سیر و التاریخ خوب جانتے ہیں کہ کوفہ میں ان کے سوا کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔

توجیہہ ثالث | لعل ذالك تصحیف من بعض النساخ بل لا یبعد ان یقال انه اقرب النقشین للسبعین والتسعین فالظاهر الاولی بالجزم انه اربع وسبعون فهذا الصحیح الروایة علی ما روی من ولادة الامام سنة سبعین الخ

شاید تسعین (نوے) کی جگہ سبعین (ستر) ہو۔ اور یہ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ امام کی پیدائش صحیح طور پر ۸۰ھ کو ہوئی۔ اس لئے اسّی کی جگہ ستر اور نوے کی جگہ اسّی پڑھا جائے۔

یعنی حضرت امام کی پیدائش ۷۰ھ کو ہوئی اور حضرت عبد اللہ بن انیس سے یہ روائت ۸۴ھ کو ۱۴ سال کی عمر میں سنی۔ ناظرین نے دیکھ لیا کہ کس قدر زمین و آسمان کے ناممکن قلابے ملائے جا رہے ہیں لیکن افسوس کہ ان تاویلات سے بھی کچھ نہیں بن سکتا اس لئے کہ اگر ہم حضرت عبد اللہ کی ملاقات ۹۴ھ نہیں بلکہ ۸۴ھ بھی تسلیم کر لیں اور امام اعظم کی پیدائش ۸۰ھ کی بجائے ۷۰ھ تسلیم کر لیں تب بھی تو حضرت امام صاحب کی ملاقات ثابت نہیں ہوتی۔ اور پھر کس قدر تعجب کی بات ہے کہ امام صاحب دو جگہ نہیں بلکہ بیسیوں جگہ اپنی عمر ۸۰ھ بتلا رہے ہیں۔ لیکن مولوی حضرات اس گورکھ دھندا کو حل کرنے کے لئے اپنے امام کے قول کی بھی تکذیب کر رہے ہیں اور یہی کہے جا رہے ہیں کہ شاید لکھنے میں اسّی کی جگہ نوے اور نوے کی جگہ اسّی اور ستر کی جگہ اسّی لکھا گیا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس طرح بھی کوئی مطلب برآمد نہیں ہوتی۔

کیا ان دو احادیث کی روائت پر جرح کرنے سے مسند امام ابوحنیفہ رح کی کھلے طور پر تکذیب ثابت نہیں ہوتی؟ پس قارئین کرام فقہی احادیث کا اندازہ انہی دو روائتوں سے کر لیں۔

فافهموا وتدبروا ایها الطلباء والعلماء

میرا پیغام اسلامی بھائیوں کے نام

(از محترمہ قمر النساء بیگم صاحبہ مرحومہ)

قوم کو زندہ کریں اب مل کے سارے مرد و زن
صور بیداری کی تا تاثیر ہر جگہ ہو انجمن
نوجواں مردوں سے یہ کہنا ہمارا فرض ہے
چھوڑ دیں راہِ غلط اسلام کا سیکھیں چلن
اپنی وضع و قطع ہو اسلام کی تعلیم پر
ہو شریعت کے مطابق پیرہن بھی زیب تن
ان کو میدانِ عمل میں آج آنا چاہیئے
ہوش میں آئیں ذرا اسلام کا سیکھیں چلن
آہ یہ اندھیر کیسا۔ آہ یہ اندھیر کیا
آفتابِ قوم پر چھایا ہوا ہے کیوں گہن
دیکھ کر ان کے طریقے دیکھ کر انکی روش
کہہ رہی ہیں غیر قومیں آج ان کو بدچلن
بھوکے مرتے ہیں مگر ہے مانگ پٹی کا خیال
فاقہ مستی پر بھی یہ فیشن میں رہتے ہیں مگن
راہ پر ایک ایک کو اس وقت آنا چاہیئے
لہلہا اٹھے جہاں میں قوم کا سوکھا چمن
کہہ دیا کہنا تھا جو کچھ مختصر الفاظ میں
میرے شعروں کو سن کر کاش سمجھے مرد و زن
ہے دعا مرحوم کی شام و سحر اے کردگار
قوم کا ہر شخص ہو جائے بھلائی میں ...

[illegible] (۲۴۴)

فتاویٰ

اعلان ضروری

دفتر اہلحدیث سے فتویٰ دریافت کرنے والے حضرات مندرجہ ذیل قواعد کی پابندی نہ کرینگے تو جواب سے جواب رہیگا

قواعد یہ ہیں

(۱) محصول کے لئے واپسی لفافہ آنا چاہئے۔ بیرنگ جواب نہ دیا جائیگا۔

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اردو یا انگریزی یا دیسی حرفوں میں لکھا کریں۔ (اخبار اہلحدیث میں جواب لینے کے لئے اس کی ضرورت نہیں)

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے فی سوال مطبوعہ ہو یا قلمی ہرحال میں ۲ پائی "غریب فنڈ" کے لئے آنا چاہئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن (درجہ) آٹھ آنے (۸) غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

نوٹ :- جو صاحب واپسی لفافہ مع حق غریب فنڈ نہ بھیجیں گے ان کا جواب اخبار میں درج ہوگا۔ اگر قلمی جائیگا تو بے دستخط جائیگا۔

غریب فنڈ کی آمد سے غریبوں کی مدد کی جاتی ہے جس کا حساب اخبار اہلحدیث میں چھپتا رہتا ہے۔

س ۵۸} عیدین کی نماز میں ہر تکبیر پر رفع الیدین کرنا چاہئے یا نہ کرنا چاہئے۔ اور محدثین کا عمل کیا رہا ہے؟ (حافظ عبد الرزاق از رائیدرگ)

ج ۵۸} کرنا چاہئے۔ حدیث لا ترفع الایدی الا فی سبع مواطن گو ضعیف ہے مگر عمل پیرا ہے حنفی مذہب میں بھی رفعیدین سنت ہے۔

س ۵۹} مسلمان الیکشن (انتخاب) کے موقعہ پر اخوۃ المؤمنین کے بہترین سبق کو فراموش کرکے ایک دوسرے کے خلاف پبلک میں اس قدر غلط فہمی اور پروپیگنڈا پھیلاتے ہیں کہ جس کی انتہا نہیں۔ کیا صحابہ کرام کے زمانہ میں سیاست کا یہی دستور تھا اور مسلمان اس فتنہ میں آج کی طرح سرگرداں تھے۔ کیا مسلمانوں کو اس حال سے اس میں حصہ لینا قرآن و حدیث سے جائز ہے؟ (قاضی سید اصغر علی از پانڈھورنہ)

ج ۵۹} یہ سوال خود اپنا جواب دے رہا ہے یہ سب امور ناجائز ہیں۔ فریق مقابل پر سب و شتم کرنا رشوتیں دینا۔ ورغلانا وغیرہ جو امور آج کل قانون میں بھی منع ہیں وہ شریعت میں بھی سخت منع ہیں اور آیت وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ میں داخل ہیں۔

س ۶۰} ہمارے ہاں نکاح کے وقت ہر غریب امیر مسلمان دولہا سے پانچ روپیہ مسجد کا حق لیکر نکاح پڑھایا جاتا ہے۔ اگر کوئی بوجہ مفلسی اس کے ادا کرنے میں قاصر ہے تو اُس کا نکاح روک دیا جاتا ہے۔ اسکو ہر طرح مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ پانچ روپیہ نکاح سے قبل ادا کرے۔ کیا اس طریقہ سے مسجد کا حق طلب کرنا قرآن و حدیث سے جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۰} اگر اہل محلہ یا اہل دہ نے بالاتفاق کسی زمانے میں یہ امداد منظور کی ہوئی ہے اور یہ دستور چلا آرہا ہے تو بحکم المسلمون علیٰ شروطہم تعمیل کرنی چاہئے۔ مفلس ہے تو معذرت کرکے کمی کرالے۔

س ۶۱} اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کوئی چیز مثلاً باغیچہ، باڑی، مکان وغیرہ وقف کر دے اور وہ اس کو کئی سال اپنے قبضہ میں رکھ کر اُس سے فائدہ اٹھائے تو ازروئے شریعت وہ چیز کس کی ملکیت ہوئی۔ اور جس کو وہ چیز دی گئی ہے اس سے واپس لینا ازروئے شرع کیا جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۱} وقف شدہ چیز واقف واپس نہیں لے سکتا۔ جو اس سے فوائد حاصل ہوں ان کا بھی واقف حقدار نہیں۔ ان کو اسی مصرف میں خرچ کرے جس کیلئے وہ چیز وقف کی گئی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ اوفوا بالعقود

س ۶۲} اکثر دیکھا جا رہا ہے کہ بعض مسلمان غیر اقوام اور بیگانے مسلمانوں سے زیادہ محبت کا برتاؤ رکھتے ہیں اور اپنے کنبہ و ہمسایہ مسلمانوں سے سخت مخالف ہو کر جھگڑتے ہیں۔ پس ایسے مسلمانوں کیلئے قرآن و حدیث میں کیا وعید آئی ہے۔ ان کو مسلمان کہنا کہاں تک جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۲} یہ مرض عام ہے۔ قرآن مجید میں مومنوں کی نشانی یہ بتائی ہے أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (باہمی اچھا برتاؤ کرنے والے مومن ہیں) جس میں یہ علامت نہیں اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔

س ۶۳} ماہ شعبان کی تیس تاریخ کو اگر دن کا کچھ حصہ گذار کر مفتی کے فتوے سے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ مقرر ہوئی تو اس وقت کھانا پینا اور ناقص روزہ چھوڑ دینا واجب ہے؟ اگر کوئی شخص یہ خبر سن کر بھی کھانا پینا وغیرہ عمداً نہ چھوڑے اور اوروں کو بھی ترک نہ کرنے کو کہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث از سری نگر)

ج ۶۳} صورت مرقومہ میں کھانا پینا چھوڑ دینا احترام صیام ہے روزہ نہیں ہے۔ کیونکہ دن کا کچھ حصہ گزرنے پر شرعی روزہ نہیں ہوتا ماہ صیام کا احترام ہوتا ہے۔ اگر کسی کا دل اس شہادت پر مطمئن نہ ہو تو اسے کچھ نہ کہا جائے۔ مگر وہ بعد رمضان روزہ قضا کرے۔

س ۶۴} لوگوں سے سننے میں آیا ہے کہ نماز تہجد بارہ رکعت اس طرح پڑھنی چاہئے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص بارہ مرتبہ۔ دوسری میں گیارہ۔ تیسری میں دس مرتبہ علیٰ ہذا القیاس ہر رکعت میں ایک دفعہ کم کرتے جانا چاہئے۔ کیا نماز تہجد کا یہ طریقہ مسنون ہے؟ اور جو اسکے خلاف آٹھ رکعت پڑھے اور جو سورت چاہے پڑھے اس کی نماز ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۶۴} نماز تہجد کی آٹھ رکعت ہے وتر سمیت گیارہ۔ کسی سورت کی تخصیص نہیں ہے۔ فاقرؤا ما تیسر من القرآن۔

س ۶۵} درود شریف کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اگر چارپائی پر بیٹھ کر پڑھا جائے تو کوئی حرج تو نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۶۵} کوئی حرج نہیں۔ اذکر واللہ قیاما

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ فروری ۱۹۳۹ء میں ختم ہو جائیگی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا انہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ حضرات نے آیندہ اپنے نام اخبار کو مسلسل جاری رکھنا ہو تو مہربانی فرماکر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی دفتر میں اطلاع بھیجدیں

وی پی سسٹم میں طرفین کو ہی نقصان ہوتا ہے ہر ماہ بہت سا نقصان اسی طریق پر اٹھانا پڑتا ہے لہذا خریدار حضرات حتی الامکان وی پی منگوانے کی بجائے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دیا کریں۔

مہلت یافتگاں بھی نوٹ کرلیں کہ آیندہ کسی قسم کی مزید مہلت نہیں دی جائیگی بلکہ ۲۸ - فروری تک قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

نوٹ جو صاحب گھر پر موجود نہ ہوں وہ جہاں کہیں اخبار میں اپنا نمبر ملاحظہ فرمائیں تو دفتر میں اطلاع بھیجدیں تاکہ ان کو وی پی نہ بھیجا جائے۔

۴۴ - ۷۱۰ - ۱۳۲۵ - ۱۵۹۷ -
۲۲۰۶ - ۲۴۸۰ - ۲۶۸۳ - ۳۵۶۶ -
۴۱۹۷ - ۴۳۸۷ - ۴۸۴۴ - ۴۹۳۳ -
۵۴۱۹ - ۵۵۹۱ - ۵۷۳۸ - ۶۱۲۷ -
۶۳۲۹ - ۶۳۷۸ - ۶۶۴۱ - ۷۰۵۸ -
۷۱۲۰ - ۷۱۲۱ - ۷۴۴۲ - ۷۷۹۳ -
۸۲۵۹ - ۸۵۳۱ - ۸۶۵۶ - ۸۷۵۹ -
۸۸۶۹ - ۸۹۰۰ - ۹۲۵۶ - ۹۳۹۱ -
۹۳۹۸ - ۹۴۸۷ - ۹۴۶۳ - ۹۶۸۷ -
۹۷۷۳ - ۹۸۱۰ - ۹۸۲۲ - ۱۰۰۹۲ -
۱۰۱۶۸ - ۱۰۱۸۳ - ۱۰۱۸۸ - ۱۰۴۵۹ -
۱۰۵۸۳ - [illegible]

۱۰۷۸۴ - ۱۰۸۰۳ - ۱۰۸۵۲ - ۱۰۸۶۴ -
۱۰۹۴۳ - ۱۱۰۴۷ - ۱۱۰۹۹ - ۱۱۱۰۸ -
۱۱۱۴۲ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۲۷۳ -
۱۱۳۰۲ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۳۴۶ - ۱۱۴۴۷ -
۱۱۵۴۳ - ۱۱۵۵۴ - ۱۱۶۰۰ - ۱۱۶۰۳ -
۱۱۷۳۷ - ۱۱۷۸۴ - ۱۱۷۹۱ - ۱۱۸۱۸ -
۱۱۸۲۸ - ۱۱۸۳۱ - ۱۱۸۳۵ - ۱۱۸۳۷ -
۱۱۹۲۱ - ۱۱۹۷۴ - ۱۱۹۷۹ - ۱۱۹۹۷ -
۱۲۰۰۹ - ۱۲۰۷۴ - ۱۲۱۴۲ - ۱۲۱۵۹ -
۱۲۱۶۳ - ۱۲۱۴۷ - ۱۲۱۸۶ - ۱۲۲۲۶ -
۱۲۲۳۲ - ۱۲۲۸۸ - ۱۲۲۸۹ - ۱۲۲۹۰ -
۱۲۲۹۵ - ۱۲۲۹۸ - ۱۲۳۰۲ - ۱۲۳۰۸ -
۱۲۳۱۵ - ۱۲۳۲۳ - ۱۲۳۲۴ - ۱۲۳۲۸ -
۱۲۳۳۲ - ۱۲۳۳۴ - ۱۲۳۳۶ - ۱۲۳۳۸ -
۱۲۳۳۹ - ۱۲۳۴۰ - ۱۲۳۴۳ - ۱۲۳۴۹ -
۱۲۳۷۳ - ۱۲۳۸۷ - ۱۲۳۹۱ - ۱۲۳۹۲ -
۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۵۵ -

غریب فنڈ ۹۹۵۳ - ۱۱۲۶۰ - ۱۱۶۶۹ -
۱۱۸۱۳ - ۱۲۰۰۶ - ۱۲۳۳۵ - ۱۲۳۲۹ -

داخلہ بند

غریب فنڈ میں چونکہ سائلین کی کثرت ہے۔ اس لئے جب تک ان کے نام اخبار جاری نہ ہو جائے۔ نئے داخلے بالکل بند رہینگے۔ لہذا کوئی سائل اگر داخلہ بھیجیگا تو واپس کر دیا جائیگا۔

نوٹ اگر توحید و سنت کے شیدائی توحید و سنت کی اشاعت عام چاہتے ہیں تو غریب فنڈ کی امداد کریں۔

اسلامی ڈائری مجلد سالانہ جنوری ۱۹۳۹ء کے علاوہ مجمل تاریخ و انتساب و حالات ائمہ اسلام علیہم السلام و دیگر معلومات غنیمت ہے مسلمانوں کو اس ڈائری کی قدر کرنی چاہئے۔ پاکٹ سائز مجلد منقش طلائی قسم اول ۸ر قسم دوم ۶ر قسم سوم ۴ر

پتہ:۔ عبدالحفیظ پسر عبدالعزیز قریشی بک اڈیسی گورو بازار۔ امرتسر

رسائل ثلاثہ یعنی امام زمان، مہدی منتظر، اور مجدد دوران جو جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ مولانا سیالکوٹی صاحب صدر جمعیتہ مذکور کے زور قلم کا نتیجہ ہیں۔ خریداران جمعیتہ کو بلاقیمت بھیجے گئے ہیں۔ دیگر شائقین سات آنہ کے ٹکٹ بھیجکر پتہ ذیل سے طلب کریں۔

مولوی عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث۔ ڈھاب کھٹیکاں۔ امرتسر

قطعہ تاریخ وفات شیخ غلام حیدر صاحب مرحوم سرگودھوی اہلحدیث کے اولین خریداروں میں سے تھے اور آخر دم تک رہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ آپ وفات پاگئے۔ اناللہ! ان کی وفات پر کسی مولوی صاحب نے قطعہ تاریخ وفات بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔

(خدا تعالیٰ مرحوم کو بخشے) ؎

غلام حیدر اہل فیض و ارشاد
چوں اندر لحد خفت و جاں بحق داد
پئے تاریخ وفتش عبد از غم
بگفتا - داخل جنت بریں یاد
۱۳۵۷ھ

مباحثہ تقلید شخصی چھپ گیا

رسالہ مذکور کی بابت ناظرین کو عرصہ سے انتظار تھا چنانچہ وہ بالکل تیار ہو گیا ہے۔ جن حضرات نے فرمائشیں بھیجی ہوئی تھیں ان کو تو بھیج دیا گیا ہے دیگر شائقین حضرات جلد از جلد طلب کریں۔ ورنہ ختم ہونے پر ملنا مشکل ہو جائے گا۔

طلب کرتے وقت ۶ پائی فی نسخہ بغرض اشاعت فنڈ مزید آنا چاہئے۔ اور محصول ڈاک ۹ پائی فی نسخہ

منگوانے کا پتہ
مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

جواب دیں مولوی محمد عالم صاحب ... اور ملک امام خان صاحب سہدی کو میں کئی خطوط لکھ چکا ہوں مگر جواب آج تک موصول نہیں ہوا۔ اگر موصوفین اس نوٹ کو ملاحظہ فرمائیں تو مجھے جواب خط سے سرفراز فرمائیں۔

منشی محمد خان گوندل مدرس مدرسہ کھائی
ڈاک خانہ کٹھالہ شیخاں ضلع گجرات

ضرورت کتب خاکسار ایک غریب طالب علم ہے۔ تعلیم دینی اور مندرجہ ذیل کتب کا از حد شوق ہے اہل خیر حضرات یہ کتب خرید کر دیں۔

(۱) البلاغ المبین فی احکام اتباع خاتم النبیین۔
(۲) الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید۔
(۳) تفسیر سورہ اخلاص مصنفہ علامہ ابن تیمیہ رحم
(۴) اسلام کی کتب مصنفہ مولوی رحیم بخش صاحب لاہوری
(۵) اسوہ حسنہ (اردو) مصنفہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ
(۶) خطبات شہیدی مصنفہ شاہ اسماعیل شہید دہلوی رح
(۷) رحمۃ اللعالمین مصنفہ قاضی محمد سلیمان پٹیالوی مرحوم

العارض :۔ رمضان علی طالب علم
چک ۱۲۲ مراد ڈاک خانہ خاص۔ براستہ چشتیاں۔
ریاست بہاولپور۔

نوٹ مندرجہ بالا کتب دفتر اہلحدیث امرتسر میں فروخت ہوتی ہیں۔

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر نے مورخہ ۷۔ جنوری ۱۹۳۹ء کو بمقام کان پور حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا :۔

"ان حالات پر غور کرتے ہوئے جو سلطنت آصفیہ حیدرآباد اور اسلام کی بیخکنی کے لئے آریہ سماج اور مہاسبھائی عناصر کی طرف سے منظم سازشوں کے ساتھ زہریلے لٹریچر اور دیگر شر انگیز طریقوں سے جاری ہیں جماعت ... جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام کا یہ اجلاس انتہائی نفرت و بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ اور مسلمانان ہند سے درخواست کرتا ہے کہ وہ سلطنت آصفیہ اور اسلام کی حفاظت کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیوں کے لئے تیار ہو جائیں" ... المعلن ... مہتمم

درخواست دعا منصرم دفتر جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر ناظرین "اہلحدیث" کی خدمت میں عموماً و بزرگان قوم کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے کہ خاکسار ناچیز کو بجرم اہل حدیث ہونے کے ۱۸۹۶ء سے لیکر ۱۹۰۷ء تک اس قدر تکالیف کا

اعلان تعطیل

بوجہ تقریب عید اضحیٰ حسب معمول سابق دفتر اور پریس میں تعطیلات ہونگی۔ اسی لئے ۲۷۔ جنوری و ۳ فروری کا پرچہ یک جا ہی شائع کیا جا رہا ہے۔ لہذا

آئندہ پرچہ شائع نہیں ہوگا

ناظرین و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

ناظرین اہلحدیث

عید اضحیٰ کے موقعہ پر

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی امداد کیلئے

عید آنہ فنڈ

کا ضرور خیال رکھیں

نیز کانفرنس مذکور کا سالانہ اجلاس ۷-۸-۹ اپریل کو فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوگا۔ شائقین اس میں شریک ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائیں اور کانفرنس کی ہر ممکن اعانت کر کے اس کو تقویت پہنچائیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ

سامنا کرنا پڑا جو بیان کرنے سے قلم قاصر ہے۔ اور آج تک اپنی اہل حدیث برادری میں کوئی کسی قسم کی آواز تک نہ پہنچائی۔ ہر مصیبت میں صبر سے کام لیا۔ اس عرصہ میں ناچیز کو گاؤں والوں نے ہر طرح سے بائیکاٹ کیا۔ مال مویشی کو چرایا گیا فصل کاٹا گیا۔ گھر لوٹا گیا۔ ... بہو بیٹیوں کی عزت پر بہتان تراشے گئے۔ کافر ہونے کا فتویٰ دیا گیا۔ الغرض کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو اس خادم دین پر وارد نہ ہوئی۔ خدا کے فضل و کرم سے ۱۹۰۸ء سے لے کر ۱۹۳۷ء تک آرام رہا۔ اور حتی المقدور تبلیغ میں مصروف رہا۔ مگر اب عرصہ چھ ماہ سے پھر وہی مخالفت کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے۔ اور اس خادم کو ہر طرح سے تکالیف دینے میں مخالفین دین رسول مصروف ہیں راقم الحروف قومی خادم آج کل اس قدر تنگ و لاچار ہو رہا ہے کہ بیان کرتے ہوئے قومی برادری کو غم میں مبتلا کرنے والی بات ہے۔ میرے پیارے اہل حدیث بھائیو! اس خادم کے لئے رب العزت سے دعا کرو کہ مجھ ناچیز کو دشمنان دین سے محفوظ رکھے۔ اور اس ضعیف العمری کی حالت میں زندگی آرام سے گزار دوں۔

والسلام خیر الختام! (نور محمد میانوی جہلمی)

یاد رفتگاں ہماری جماعت اہل حدیث کے ایک اسی سالہ معمر بزرگ حاجی قاسم علی صاحب جو صوم و صلوٰۃ کے پابند اور متبع سنت تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (حاجی عبد الغفور محلہ عیدگاہ اجمیر) ۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور اسکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

جلسہ کانفرنس کے لئے شعراء کرام نظمیں تیار کریں جن میں توحید و سنت کی اشاعت و تبلیغ کا ذکر ہو۔

اشتہار محرم و تعزیہ محرم سے پہلے پہلے منگوا کر تقسیم کر دینا چاہئے۔ حق اشاعت فنڈ ۲ روپے فی سینکڑہ اور محصول ڈاک ۸ آنے فی سینکڑہ نئے۔ جلد طلب کیجئے۔

رسیدی ٹکٹ نہ بھیجیں بعض حضرات ٹکٹ بھیجتے وقت رسیدی ٹکٹ (ریونیو ٹکٹ) بھیج دیتے ہیں۔ جو دفتر کے کسی کام نہیں آ سکتے۔ لہذا ٹکٹ بھیجتے وقت ہمیشہ ڈاک خانہ کا ٹکٹ ... خرید کر بھیجا کریں ورنہ تعمیل ارشاد ناممکن ہوگی۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

کوپن منی آرڈر پر منی آرڈر بھیجنے والے حضرات ... مطلب تفصیل اور صاف ... لکھا کریں۔

ملکی مطلع

فلسطین اور برطانیہ

؎ بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

فلسطین کے عربوں کا خون بڑی ارزانی سے بہایا جا رہا ہے۔ اب تو خبریں یہاں تک آ رہی ہیں کہ ادھر سے بھی سرکاری فوجوں کے مقابلہ میں اسلحۂ جنگ کھلم کھلا استعمال کئے جاتے ہیں اور اس جنگ میں فریقین کے سپاہی کام آتے ہیں۔ عربوں نے قادیانیوں کی طرح بطور خود عدالتیں قائم کر رکھی ہیں۔ جن میں انگریزوں کے ہوا خواہوں پر باقاعدہ فرد جرم لگائی جاتی ہے اُدھر انگریزی فوج ایسی عدالتوں کو تلاش کر کے قاضیوں کو مع سٹاف کے گرفتار کر لیتی ہے۔ پھر اپنے حسب منشاء ان پر سزا کا حکم لگاتی ہے۔ مگر اعراب فلسطین ابھی تک اپنے خیالات پر بڑی مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ ہم عرصہ سے یہ رائے ظاہر کرتے آئے ہیں کہ فلسطین کی تحریک آئرلینڈ کی تحریک کے مشابہ چل رہی ہے۔ جس کی ایک بڑی علامت یہ ظاہر ہوئی ہے کہ اہل فلسطین کے ساتھ فیصلہ کرنے کے لئے عنقریب لندن میں ایک گول میز کانفرنس بلائی جا رہی ہے۔

نوٹ ناظرین کو یاد رکھنا چاہئے کہ انگریزی حکومت کا یہ دستور ہے (جو اسی سے مخصوص نہیں بلکہ ہر ایک حکومت کا یہی قاعدہ ہے) کہ ابتدا میں ماتحت رعایا کی سرکشی کو بزور دبانے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر دب جائے تو اپنی طرف سے تحقیقات کے لئے کمیشن بھیجتی ہے۔ جس کے سب ممبران سرکاری ہوتے ہیں۔ پھر اس کی ... [illegible] ... کر لیتی ہے تاکہ عوام کو ... [illegible] ... [illegible]

اس کی بھی پروا نہیں کرتی تو پھر ایک ایسی کمیٹی مقرر کرتی ہے جس میں کچھ ممبر حکومت کے اور کچھ رعایا کے شامل کئے جاتے ہیں جو باہم مل کر تبادلۂ خیالات کرتے ہیں۔ آخر کار کوئی نہ کوئی تجویز ایسی ڈھونڈ لیتے ہیں جس پر فریقین رضامند ہو جائیں۔

چنانچہ یہی برتاؤ ہندوستان کے ساتھ کیا گیا تھا

ان ہر دو کمیٹیوں میں فرق یہ ہوتا ہے کہ پہلی کمیٹی کی غرض محض حاکمانہ تحقیقات ہوتی ہے۔ مگر دوسری ایک قسم کی مجلس مصالحت و مشاورت ہوتی ہے۔ اسی کو گول میز کانفرنس کہتے ہیں۔ چنانچہ آج کل اسی قسم کی ایک گول میز کانفرنس قضیہ فلسطین کے تصفیہ کے لئے لندن میں ہونے والی ہے۔ جس میں عربوں کے نمائندے بھی شریک ہونگے۔

ہندوستان میں کانگرس کی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ کانگرس کے جلسے ممنوع قرار دئیے گئے تھے۔ لاہور میں ممبران کانگرس نے اس ممانعت کو ملحوظ رکھ کر ایک دفعہ کھڑا جلسہ کیا تھا جس کی صورت یہ تھی کہ شرکاء جلسہ نے بطور سیر کے باہر پھرتے پھرتے چند تجاویز پاس کر لیں۔ اسکے بعد ایک وقت آیا کہ کانگرس نے دہلی میں سالانہ جلسے کے انعقاد کا اعلان کیا۔ ادھر مسلح پولیس پھر رہی تھی تاکہ جلسہ نہ ہونے پائے۔ مگر ممبران کانگرس نے عین وقت پر گھنٹہ گھر کے چوک میں مختصر سا جلسہ کر لیا جس میں خطبہ استقبالیہ اور خطبہ صدارت وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ ممبران کانگرس آئے اور چلے گئے۔ یعنی دس پندرہ منٹ میں جلسے کی سب کارروائی ختم ہو گئی۔ اسی طرح ایک جلسہ امرتسر میں ہوا تھا۔ ان تمام مصائب کے جھیلنے کے بعد حکومت برطانیہ نے لندن میں گول میز کانفرنس کی تجویز کی جس میں کانگرسی ممبروں کے علاوہ ملک کے دوسرے سرکردہ اشخاص کو بھی شریک کیا۔ اس کانفرنس کے کئی ایک اجلاس ہوئے۔ آج ہندوستان میں جو ... [illegible] جاری ہے۔ اسی گول میز کانفرنس کا نتیجہ ہے ... [illegible]

ظاہر کرتا ہے کہ فلسطین کے عربوں کی کامیابی بالکل قریب ہے۔ کیوں نہ ہو۔ صدق اللہ!
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا!

گردش زمانہ

کوئی چیز قانون قدرت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ علامہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ کے مقدمہ میں اس امر پر بھی بحث کی ہے کہ قوموں کی زندگی افراد کی زندگی سے گو زیادہ ہوتی ہے مگر محدود ہوتی ہے دائمی نہیں ہوتی۔ ہر قوم اپنے عروج کو پہنچکر زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے بھی اس تکوینی اصول کی طرف مسلمانوں کو مخاطب کر کے اشارہ کیا ہے ؎

کیا گر حکومت نے تم سے کنارا
تو اس میں نہ تھا کچھ تمہارا اجارا
زمانے کی گردش سے ہے کس کو چارا
کبھی یاں ہے بہمن کبھی یاں ہے دارا

اسی تکوینی اصول کے ماتحت مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ ہو۔ جو اخبار "انقلاب" سے منقول ہے

"قلمرو برطانیہ کی شکست کے آثار"

ہندوستان میں کئی سال سے انگریز کی گرفت کمزور پڑ چکی ہے۔ اور وہ آہستہ آہستہ لیکن واضح طور پر اپنی طاقت ہندوؤں کے ہاتھوں میں منتقل کئے جا رہا ہے۔ عام ارباب سیاست کی رائے یہ ہے کہ دس پندرہ سال کے اندر اس ملک میں انگریز بالکل بے اقتدار ہو جائیگا۔ فلسطین اگرچہ مقبوضہ نہ تھا صرف انتدابی علاقہ تھا۔ لیکن اس کے باشندوں نے جس پامردی سے انگریزی اقتدار کا مقابلہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی غلامی کے دن بھی قریب ہیں۔ اور انگریز کو اپنے اختیارات کافی حد تک تفویض کرنے پڑیں گے۔ افریقہ وغیرہ میں جو نو آبادیاں ہیں وہ ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] (۲۶۷)

ایشیائی و افریقی مقبوضات کا حال ہے۔ اب سفید فام لوگوں کی برطانوی نو آبادیوں پر نظر ڈالو۔ جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا تقریباً آزاد ہیں۔ اور بارہا انگلستان کو متنبہ کر چکے ہیں کہ آیندہ جنگ میں یہ نو آبادیاں سلطنت مرکزی کے لئے کسی اعانت و امداد کا باعث نہ ہو سکیں گی۔ اب کینیڈا والے مطالبہ کر رہے ہیں کہ انہیں "قلمرو" کہلانا پسند نہیں آیندہ انہیں "سلطنت کینیڈا" کہا جائے۔ ان کا گورنر جنرل "وائسرائے" کے نام سے موسوم ہو اور انگریز نہ ہو بلکہ کینیڈین ہو۔ ایک شاہی مہر تجویز کی جائے۔ جو وزیر اعظم کینیڈا کی تحویل میں رہے۔ اور اسکے تمام احکام کو شاہی فرامین کا رتبہ حاصل ہو۔

اس کے علاوہ آئرلینڈ کے حالات بہت ہی تشویشناک ہیں۔ اس ملک میں آزاد حکومت تو قائم ہو ہی چکی ہے لیکن کچھ انگریزی فوج ابھی تک آئرلینڈ میں موجود ہے۔ اب "جمہوریہ آئرلینڈ" کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ انگریز اس فوج کو فی الفور ہٹا لیں کیونکہ اس کا قیام آئرلینڈ کی آزادی کے منافی ہے پچھلے دنوں لندن مانچسٹر اور نارتھمبر لینڈ میں پُراسرار دھماکے ہوئے اور بم پھٹے۔ سکاٹ لینڈ یارڈ اور آئرش پولیس مصروفِ تحقیقات ہے۔ اور آثار سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرکت آئرلینڈ کے حریت پرستوں کی ہے۔ جو اس طریقے سے انگریزوں کو مرعوب کر کے اپنا مطالبۂ اخراج افواج منظور کرانا چاہتے ہیں۔

غرض حکومت انگلستان کی کمزوری اور بے عملی سارے قلمرو میں رسوا ہو چکی ہے۔ کیا سچ مچ اس عظیم الشان سیاسی نظام کے تمام اجزا ایک ایک کر کے اس سے منقطع ہو رہے ہیں؟ لوگ کہتے ہیں کہ آئندہ جنگ ہوئی تو قلمرو برطانیہ ختم ہو جائیگی۔ لیکن آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شائد جنگ کی نوبت آنے سے پہلے ہی زوال و انحطاط مکمل ہو جائے اور برطانیہ جنگ میں شامل ہونے کے قابل ہی نہ رہے۔ کیا حقیقت برطانیہ نے اس کے متعلق سوچا ہے؟ (انقلاب لاہور مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث

قرآن مجید بتاتا ہے کہ حکومتوں کے انقلاب کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جس نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھائی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ط

اے خدا جو مالک الملک ہے تو ہی جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔

مسلمانوں کو یہ دعا اس لئے سکھائی گئی ہے کہ وہ حکومتوں کا قیام و زوال خدا کی طرف سے سمجھیں اور اپنے لئے بہتری کی دعا مانگا کریں۔ پس مسلمانوں کو قرآن مجید کی سکھائی ہوئی یہ دعا بکثرت مانگنی چاہئے۔ اور ہر ایک ناجائز کام سے اجتناب کرنا چاہئے۔

کانگرس اور مسلم لیگ

؎ ہنگامہ دات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

شاعر کی نیت میں یہ شعر خدا جانے کس زمین کے حق میں ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آج ہمارے ملک ہندوستان پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے۔ چند روز ہوئے ہندوستانیوں کی ٹکر انگریزی حکومت کے ساتھ ہو رہی تھی۔ ہندو مسلمان وغیرہ سب ایک طرف تھے۔ ان کے مقابل انگریزی حکومت تھی۔ اخباری صفحات اسی جھگڑے سے متعلق مضامین سے لبریز ہوا کرتے تھے۔ خدا خدا کر کے اس سے فرصت ہوئی۔ آج کل جو نیا جھگڑا پیدا ہوا ہے۔ وہ کانگرس اور مسلم لیگ کے مابین ہے۔ اس میں بھی ہماری شامت اعمال سے فتنے کی بلا مسلمانوں ہی پر نازل ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ کیونکہ ہندو قوم تو بالاتفاق کانگرس کی حمایت میں ہے۔ البتہ مسلمان دو گروہوں (کانگرسی اور غیر کانگرسی) میں بٹے ہوئے ہیں جمعیۃ العلماء کانگرسی اور مدرسہ دیوبند کے اساتذہ اور طلبہ کے مشہور عالم مولانا ابوالکلام آزاد اور صوبہ سرحد کے علماء اور سرکردہ افغان اور دوسرے صوبوں کے متعدد اصحاب کانگرس کی طرف ہیں۔ ان کے برخلاف بہت سے ذی شان حضرات مسلم لیگ کو مسلمانوں کے لئے مفید سمجھتے ہیں۔

اختلاف رائے کو تو ہم معیوب نہیں سمجھتے۔ لیکن عیب جوئی، طعنہ زنی، دلآزاری اور ایک دوسرے پر حملہ آری یہ سب تباہی کے اسباب ہیں جو آج کل مسلمانوں میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

لیگی اخبارات کانگرس کے طرفدار مسلم عوام اور علماء کو ہندوؤں کا دام افتادہ بتاتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ طریق کار اچھا نہیں ہے۔ یہ روش بالکل وہی ہے جسے چند روز پہلے مذہبی لوگوں میں دیکھ کر ہمارے جدید تعلیم یافتہ حضرات ان کو مطعون کیا کرتے تھے۔ مگر آج خود اسی کھلونے سے کھیلنے لگے ہیں۔ جس سے دوسروں کو منع کرتے تھے۔ بڑے افسوس کا مقام ہے۔

از محکمہ اطلاعات پنجاب

صاحب انسپکٹر جنرل سول شفاخانجات پنجاب پبلک طور پر محکمہ آبپاشی پنجاب کے ایک ریٹائرڈ اوورسیر لالہ تلارام سکنہ بلب گڑھ ضلع گڑگاؤں کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۲۵ روپیہ ماہوار کی قلیل پنشن میں سے تین روپیہ ماہوار بلب گڑھ ڈسپنسری کو دیا کریں گے۔ یہ ماہانہ عطیہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک آپ زندہ ہیں۔ آپ کی پیشکش جو صوبہ کے زیادہ خوشحال باشندوں کے لئے ایک عمدہ مثال قائم کرتی ہے شکریہ کے ساتھ قبول کی گئی ہے۔ اگر ایسے تمام اصحاب جو اس قابل ہیں کہ کچھ روپیہ ادا کر سکیں۔ اس مثال کی پیروی کریں تو فی الحقیقت صوبہ میں طبی امداد کی بہم رسانی کا دائرہ بہت وسیع ہو سکتا ہے۔

(اہلحدیث مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۹ء)

ترکانِ احرار۔ غازی مصطفےٰ کمال پاشا مرحوم (۲۶۸) اور دیگر ممالک اسلامیہ کے حالات۔

موسم سرما کا خاص تحفہ

ما ء اللحم عنبری کیمودی نکودی سہ آتشہ نسخہ خاص

قوت مردمی کو برانگیخت کرتا ہے۔ حرارت غریزی اور مادہ منویہ کی تولید کرکے تمام جسم میں طاقت پیدا کرتا ہے خصوصًا دل دماغ معدہ جگر اور گردہ مثانہ کو قوت بخشتا ہے۔ دائمی نزلہ زکام، کھانسی، بلغم کو دفع کرتا ہے۔ لاغر اور کمزور بدن میں خون صالح پیدا کرکے گویا از سرنو زندگی بخشتا ہے۔ مایوس جوانوں کے لئے آب حیات ثابت ہوتا ہے۔ بوڑھوں کے لئے عصائے پیری کا کام دیتا ہے۔ قیمت فی بوتل للعہ۔ نمونہ کی شیشی جس میں پندرہ تولے عرق ہے۔ قیمت عصہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ :- بذریعہ وی پی طلب کرنیوالے حضرات نمونہ کی شیشی طلب کرنے کی صورت میں موازی ۸ پیشگی اور سالم بوتل منگوانے کیلئے عہ پیشگی ضرور ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ :- منیجر دار الصحت بالمقابل دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرت سر

سرمہ نور العین

(مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ :- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر معدہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی محصول ڈاک ...

پتہ :- منیجر اکسیر ...

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شاہد ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں :-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عثلہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عصہ
زاد المعاد ابن قیم سفید	ستے	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	سچے
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	سچے	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں		ملا علی مصری	سلے
قیمت فی حصہ	ستے	تفسیر فتح القدیر شوکانی	عسے

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریبًا ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

مژدہ!

فلک توحید پر ایک نئے درخشندہ ستارے کا طلوع یعنی یکم محرم الحرام ۱۳۵۸ھ کو ایک دیہات پنجاب سے صحیح دین اسلام کی نشر و اشاعت کرنیوالے ماہوار جریدہ "الاسلام" کا اجراء

جو

دنیائے مذاہب میں بھٹکنے والوں کا حقیقی رہنما
مریضان وہم و عصیان کے لئے نسخۂ شفاء
محصوران کفر و الحاد کا واحد مشکل کشاء
ائمہ مساجد کا رفیق اور امہات مشرق کا مصلح
علمائے و شعرائے پنجاب کا سب سے پہلا تذکرہ
السنہ شرقیہ اسلامیہ کا مرقع ادب و انشاء
غرضیکہ شریعت اسلام کی مکمل انسائیکلوپیڈیا ہوگا

چندہ سالانہ عہ روپیہ پیشگی بھجوانے والے حضرات سے صرف عہ۔ آج ہی رعایتی چندہ بنام

منیجر الاسلام محمد پور رکھیوہ ضلع گجرات (پنجاب) براہ منڈی بہاؤالدین
بھیج کر اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئے

خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ ... دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ اساک کے لئے ... مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ زکام ... چکر ... چلنے وقت دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا ... سے جی چرانا۔ مرعوب ... کمزور نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت ... آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر ... روپے خرچ ذمہ خریدار

لاہور برانچ ناظم دواخانہ پنجاب ...

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

طلائے اعظم

بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ چھالے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک مضبوطی ... ہی عرصہ میں لاتا ہے۔ کام کاج میں ہرج نہیں۔

قیمت ع۔ محصول ڈاک ۸

المشتہر :- منیجر ... (رجسٹرڈ) پٹیالہ

ahmadimuslim.de

مومیائی

عہ

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے
سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے
اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔
ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک
۵ٖ۔ آدھ پاؤ ۹ٖ۔ پاؤ بھر ۱۶ٖ۔ مع محصول ڈاک
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ۱۱ آنہ بر جاسے
ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ (۲۷۰)
نہیں ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادات

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندر پور

" میں نے قبل ازیں دو چار مرتبہ متعدد اشخاص کو
مومیائی منگوا کر استعمال کرائی۔ بہت عمدہ اور ہر مرض
کے واسطے فائدہ رساں پایا۔ ایک چھٹانک اور بھیجدیں"
(۱۷۔ نومبر ۱۹۳۵ء)

جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوند پور:۔
" ما قبل اسکے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے
مومیائی منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے
پھر دو چھٹانک وی پی ارسال فرمائیں " (۱۷۔ نومبر ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

عجیب الاثر فلیویا ٹانک

(۱۶)

رجسٹری شدہ برٹش گورنمنٹ انڈیا ہے۔ ہزاروں دفعہ امتحان
کی جا چکی ہے۔ لاہور آل انڈیا نمائش میں نام و انعام
حاصل کر چکی ہے۔ ۱۴۵۹۰ گئے گزرے اشخاص کو کمل صحت
نئی جوانی حاصل ہو چکی ہے۔ بڑھاپا میں نئی شادی کر دے۔
ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات
تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا قطعی بے ضرر ممسک ہے۔
پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے عہ فی پیکٹ
۴۰ گولیاں۔ پتہ:۔ نظام برادرز ۲۵ فریدکوٹ (پنجاب)

طبیب کامل المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و
ڈاکٹری کی بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے
مجربات۔ مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب۔ حکیم
اجمل خان صاحب و دیگر معزز اطبائے ہندوستان و
یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ
مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے
اصل قیمت عہ۔ رعائتی قیمت ۱۲؍
ملنے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

علم کلام مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کو
بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے
آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی
ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی
بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے
پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔
کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶؍

عجائبات مرزا

یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ
دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب
کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی
ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳؍

بہاء اللہ اور مرزا

اس رسالہ میں ہر دو
مدعیان (شیخ بہاء اللہ
ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا
مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی
شیخ بہاء اللہ ایرانی سے مستفیض تھے۔ قیمت ۶؍

در تردید عیسائی مشن

تقابل ثلاثہ

اس میں توریت، انجیل اور قرآن کا
مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ
احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی
کے لئے کافی و وافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر
ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت عہ

توحید و تثلیث

تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل
کے ساتھ رد کرتے ہوئے
توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت
کیا گیا ہے۔ قیمت ۲؍

جوابات نصاریٰ

اس رسالہ میں مسیحیوں کی
تین مشہور و معروف کتب
کا جواب ہے۔ انکے نام یہ ہیں:۔ (۱) حقائق قرآن۔
(۲) اثبات التثلیث۔ (۳) میں مسیحی کیوں ہوا؟
جواب مفصل و مدلل دیا ہے۔ مسیحی صاحبان آج تک
اسکی تردید نہیں کر سکے۔ قیمت ۸؍

در تردید آریہ مشن

حق پرکاش

اس کتاب میں ایک سو انسٹھ (۱۵۹)
اعتراضات کا جواب معقول
اور عالمانہ رنگ میں دیا گیا ہے۔ جو سوامی دیانند کی
مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے چودھویں باب میں
مرقوم ہیں۔ یہ اعتراضات قرآن مجید پر تھے۔ ان کا کافی
جواب حق پرکاش ہے۔ قابل دید ہے مضبوط لکھائی
بھی بار چھپی ہے قیمت ۱۲؍

ahmadimuslim.de

الہامی کتاب وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا اس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے۔ قیمت ۱۲؍

ترک اسلام جواب ترک اسلام۔ اس رسالہ میں ان اعتراضوں کا قابل قدر جواب دیا گیا ہے جو [illegible] نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ [illegible] خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا [illegible] کیا اور [illegible] اسلام ہو کر [illegible] ۹

بحث تناسخ وہ قابل دید [illegible] مباحثہ جو کئی [illegible] مابین مولانا ابو الوفا اور ماسٹر آتما رام صاحب درباره مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر [illegible] کی فتح ہوئی قابل دید ہے۔ قیمت ۳؍

حضرت محمد رشی حضرت محمد صاحب [illegible] علیہ وسلم [illegible] کا ثبوت توریت۔ انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح [illegible] دیا ہے کہ [illegible] مخالف کو بھی انکار کی [illegible] نہیں [illegible] قیمت ۲؍

حدوث وید اس رسالہ میں خود وید کے [illegible] سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ [illegible] وقت بنائے گئے تھے [illegible] آبادی [illegible] قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۴؍

اصول آریہ اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول [illegible] فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے [illegible] کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید [illegible] ہے اس کی عام اشاعت [illegible] ۲؍

الہام اس میں الہام کی تعریف و تقسیم کر کے چند نا قابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲؍

شادی بیوگان اور نیوگ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کس درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۲؍

القرآن العظیم اس کتاب میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید [illegible] ثابت کر کے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲

جہاد وید اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید [illegible] سے پیش کر کے اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے۔ قیمت ۲؍

مقدس رسول [illegible] جدید اڈیشن [illegible] نے ایک زہریلے رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سخت ناپاک اعتراضات کئے [illegible] رنگیلا رسول۔ اس نامعقول رسالہ کی [illegible] مدلل اور متین جواب مقدس رسول ہے [illegible] شائع ہوا ہے۔ ملک کے اکابر اور مشہور اخبار [illegible] اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں [illegible]

نکاح آریہ اس رسالہ میں [illegible] کے احکام متعلقہ نکاح [illegible] ذلیل [illegible] آٹھ عنوانات قائم کر کے اسلامی نکاح کی [illegible] فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور عرض (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس [illegible] ہو (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق۔ (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) [illegible] لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان قیمت صرف ۳؍

نماز اربعہ ہر چہار مذہبوں (مسلمانوں عیسائیوں آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہی اسکے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۳؍

ہندوستان کے دو ریفارمر یعنی سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے الفاظ میں دکھایا ہے۔ قیمت ۲؍

سوامی دیانند کا علم و عقل اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام [illegible] لیتے تھے۔ قیمت ا؍

کتاب الرحمن آریوں کی جدید کتاب کلام الرحمن [illegible] کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابو [illegible] نے اپنی خاص اور نرالی طرز سے دیا ہے۔ قیمت صرف ۹؍

نوٹ:- یہاں صرف [illegible] ہیں درج کی ہیں۔ محصول ڈاک ان کے [illegible] کا

(۲۷۱)

بعدالت جناب جج صاحب بہادر منتظم جائیداد دیوالیاں ضلع لاہور

نمبر قرار داد ۵۰ سال ۱۹۳۵ء

رحیم بخش ولد غلام محمد کشمیری سکنہ سلطان پورہ لاہور سائل دیوالیہ۔

بنام زمینداره بنک لاہور۔ قرضخواه

مقدمہ مندرجہ عنوان میں رحیم بخش مقروض جو مورخہ ۱۵/۱۲/۳۶ کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔ مورخہ ۱۳/۱/۳۸ کو قرارداد منسوخ ہو چکا ہے۔ اسکی نسبت اطلاع ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا دی جاتی ہے۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ جنوری ۱۹۳۶ء کو بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم۔ (مہر عدالت)

ahmadimuslim.de

زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اسمیں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خوانین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے ۴۰۰ صفحات۔ کتابت طباعت اعلیٰ اصل قیمت تین روپیہ۔ رعایتی دو روپیہ (عمر)

شہادت القرآن

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ قرآن مجید و حدیث شریف کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے۔ جو مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ کتابت طباعت عمدہ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم کل دو روپے

الخبر الصحیح

از مولانا سیالکوٹی۔ اس میں حضرت مسیح کی قبر شریف پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت صرف ۲ر

ائمہ تلبیس

مصنفہ ابوالقاسم رفیق دلاوری۔ ائمہ تلبیس کی دو حیثیتیں ہیں۔ اول علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش ہے۔ جس میں تاریخی لحاظ سے مدعیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں کہ زبان اردو کو اسپر بجا فخر ہونا چاہئے۔ عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، مہدویت کے دعوت کرنے کا شوق عام ہو گیا ہے ائمہ تلبیس پڑھنے والوں کے لئے بہت دیدہ کشاینده اور بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ قیمت عہ

رئیس قادیان

از مصنف موصوف۔ مرزا صاحب کی زندگی کے مفصل حالات۔ ہدیہ ۲ جلد پر قیمت عہ

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما رنگدار و سادہ۔ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ پتہ: منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل

مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری۔ قیمت ۲ر

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی عہ (منگوانے کا پتہ) کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلویؒ۔ اس کتاب میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے حالات پر مفصل تبصرہ ان کے عقائد و اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت تین روپے

تحفہ مجددیہ

در بیان تردید عقائد شیعہ۔ مجدد الف ثانی سرہندیؒ کے بعض مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ فرقہ شیعہ کے عقائد کی قرآن اور حدیث سے تردید کی ہے۔ ایک ضخیم کتاب ہے۔ قیمت [illegible]

مباحثہ گوشت خوری

ایک ہندو مناظر اور مسلمان مبلغ کے مابین۔ اسلام کی فتح۔ قیمت ۳ر۔ قابل دید ہے۔

ثبوت قربانی گاؤ

قرآن حدیث۔ تورات۔ انجیل وید۔ شاستر۔ رامائن اور مہا بھارت سے ثبوت۔ قابل دید ہے قیمت ہر دو حصہ عہ

جملہ کتب منگوانے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر